بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب نام خدا ہو زیب عنوان ٭ آثار قبول ہون نمایان ٭ یارب مقبول ہو یہ نامہ ٭ لوگون کو عمل ہو اسپہ آسان

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری درگاہ مین کہ تو نے ہمکو سیدہا رستہ اسلام کا بتایا اور پلید اور خبیث چیزون کو ہمیشہ
حرام فرمایا جو چیزین تیری یاد سے روکنے والی ہین اون سے روکا اور عبث اور بیہودہ کامون سے منع کیا
اور الیسا ہی رحمت سراپا شفقت ہماری ہدایت کو بھیجا کہ اوس نے اپنے نفع پر ہمارا نفع مقدم سمجہا جس مین
ہمارا فائدہ دیکھا الٰہی ہے اوسکا حکم فرمایا اور جس مین کچھہ بھی نقصان تہا اوس سے نہایت تاکید سے منع کیا
فقط شکر اوسکا شامل تیرے شکر کے ہے حرف کیا کوئی زبان دان کر سکے ٭ منہ نہین خامے کا جو رکھے قدم
پانون اس وادی مین ہوتے ہین قلم ٭ صلی اللہ علی ہذا النبی الامی الامین وعلی آلہ واصحابہ المبایعین الموالین بعد
اسکے مسلمان بھائیون پر ظاہر ہو کہ اسوقت قرب قیامت مین طرح طرح کی برائیان زمانے مین پھیلی ہین
علم اور علما دنیا سے اوٹھے جاتے ہین جہل کا گرم بازار ہے علم کے سیکھنے مین کوشش کرنا لوگون کے
نزدیک عار ہے جو جہوٹا دغاباز فسق و فجور مین مبتلا جعلساز مکار ہے ان کے نزدیک وہی بڑا
ہوشیار ہے مکروہ مشتبہ کبائر کفر و حرام کے کرنے مین اندیشہ نہین کرتے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ
بھول گئے کچھ بھی خدا سے نہین ڈرتے دین کی آفتون کو شیطان نے خوب زینت دے کے دکھایا ہے

سادہ لوحون کے دلونکو نقوش رنگا رنگ سے بہکایا ہے انھین آفتون سے شطرنج و گنجفہ ہے کہ ایک عالم
اوسمین مبتلا ہے مباح جانکر بے تکلف یہ کھیل کھیلتے ہین جنھین آتا نہین وہ علم کیطرح اچھا سمجھ کر شوق سے
سیکھتے ہین غضب یہ ہے کہ ایسے بڑے بڑے گناہون کو برملا کرتے ہین اور اوسکے کمال کو مایۂ فخر
جانتے ہین اور اشتغال اور مداومت کے سبب سے بڑے بھاری گناہ کو بہت ہلکا سمجھتے ہین اور
اگر مسئلہ شرعی اوسکے رد مین اون سے کہا جاوے تو اوسکی اہانت کرتے ہین بعضے ہنسی مین ٹالدیتے
ہین اور بعضے مولویون کی مذمت کرکے کہتے ہین کہ جس چیز مین ہمارا جی لگتا ہے مولوی لوگ اوسکو
حرام کر دیتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ گناہ کے ظاہر اور برملا کرنے مین دوسرا گناہ ہے اور گناہ کبیرہ کو
ہلکا جاننا یا شرع کی اہانت کرنا یا محرمات کو حلال اور اچھا اعتقاد کرنا یا علماے دین کو اون کے
علم کی راہ سے برا کہنا کفر ہے جنکو کچھ خوف خدا ابھی ہے وہ چپ رہتے ہین اور جن کی طبیعت
مین کچھ زیادہ صلاحیت ہے وہ نادم ہو کے کہتے ہین کہ مین چھوڑنے کا قصد کرتا ہون مگر چھوٹ
نہین سکتا حالانکہ اگر دنیا کا کوئی حاکم ذرا اشارہ کرے یا کچھ طمع دے یا ڈراوے تو اوسیوقت
چھوڑدین اور حاکم حقیقی جل شانہ جسکے قبضۂ قدرت مین تمام عالم ہے اور اوسکے عذاب سے
کہین بھاگنے کی جگہ نہین اوسکے صاف صاف کہنے اور صریح منع کرنے کو خیال مین نہین
لاتے ہین اور جو اوس نے وعدے بہشت اور وعیدات دوزخ کے کیے ہین وہ سب بھول جاتے ہین
مسلمانو بہت شرم کی بات ہے کہ تم مسلمان کہلاتے ہو اور خدا اور رسول خدا کا کہنا نہین مانتے کیا
تمھارے نزدیک خداے تعالی جل جلالہ احکام دنیا سے بھی کم ہے کہ اونکے کہنے کو فوراً بجالاتے ہو
اور اوس مالک دوجہان کے فرمانے مین صد ہا عذر نامعقول پیش کرتے ہو خدا کے غضب سے ڈرو کیا وہ
تمھارے ان حیلونکو نہین جانتا یا تمکو سزا نہین دیسکتا بعضے کٹھ ملا علم سے مبرا کہتے ہین کہ شطرنج
تو امام شافعی صاحب کے نزدیک درست ہے اس لیے ہم کھیلتے ہین اور بعضے بیچارے اپنے جہل کا عذر
کرتے ہین اسواسطے اس ہیچمدان سراپا عصیان محمد عبد الحمید بن الحاج السید آل احمد الحسینی الواسطی
البلگرامی کو خیر خواہی مسلمان بھائیونکی سوجھی کہ جو کچھ شطرنج و گنجفہ وغیرہ کے باب مین وارد ہے قرآن شریف و حدیث
شریف اور فقہ کی کتابون سے نکالکر جدا گانہ جمع کردن اور عامیون کے شبہہ کو جو شطرنج کے باب مین کرتے ہین
دفع کردن ہرچند نا سازی بخت سے مین ایسے کوردہ مین وارد ہون جہانکے لوگ الف کے نام سے بھی نہین آشنا

وہنین جبکہ کتاب ملنے کا کیا احتمال جس سے استنباط کیا جاوی لیکن بعضی ضروری کتابین جو اپنے ساتھ تھین
یا جو کچھ کہ خزانہ حافظے مین محفوظ ہے اوسے پیش نظر رکھا اور اعانت معین حقیقی پر تکیہ کر کے قلم ہاتھ مین لیا
اللہ تعالی توفیق صواب کی دے اور مسلمانون کو اس سے نفع بخشے چونکہ بہت عجلت سے تین دن مین ان
فوائد ہدایت آمود کو لکھا نام اسکا عجالۂ ہادیہ رکھا اور ایک مقدمہ چار ہدایت ایک خاتمے پر مرتب کیا
مقدمے مین گناہ کے ہلکا سمجھنے اور اوسپر مداومت کرنے اور مسئلہ شرعی پر ہنسنے کی گفتگو ہے پہلی ہدایت
مین بازی بدکر کھیلنے کا بیان ہے کوئی کھیل ہو دوسری ہدایت مین ہر کھیل بغیر بازی بدے ہوئے کا
ذکر ہے تیسری ہدایت مین فقط نرد و شطرنج کا حال ہے چوتھی ہدایت مین بالخصوص گنجفے کی ممانعت
ہے اور خاتمے مین دو ارشاد ہین پہلے ارشاد مین بری بات بتانے اور اوسکے شریک ہونے اور باوجود
قدرت کے اوس سے نہ روکنے کا عذاب دوسرے ارشاد مین اچھی بات بتانے اور بری چیز سے روکنے
کا ثواب اب مطلب شروع کرتا ہون موفق حقیقی سے دست بدعا ہون مقدمہ ہمارے زمانے
مین اکثر جاہل بے احتیاط مسئلہ شرعی خلاف اپنی طبیعت کے سنکر ہنسی سے کچھ بیہودہ بکتے ہین اور
لہو لعب کو کیا شطرنج کیا گنجفہ وغیرہ بہت خفیف مثل مباح کے سمجھتے ہین اسلیے یہ مناسب معلوم ہوا
کہ اصل مقصود کے شروع سے پہلے کچھ احکام استخفاف شرع وغیرہ کے بیان کیے جائین تا لوگ
اپنی زبان روکین بیہودہ نہ بکا کرین جاننا چاہیے کہ جسطرح گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے اسیطرح گناہ
کو خفیف اور ہلکا سمجھکر کرنا بھی کفر ہے اسواسطے کہ جس امر کو شارع نے حرام فرمایا ہے اوسکو حلال یا
ہلکا سمجھ کر کرنا شارع کے جھٹلانیکی نشانی ہے جیسا عقائد کی کتابون مین لکھا ہے گناہ صغیرہ اصرار اور
مداومت کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے چہ جائکہ گناہ کبیرہ پر کیسا اصرار اور مداومت ہو اصرار اور مداومت
کے یہ معنی ہین کہ آدمی گناہ کو ہمیشہ کرتا رہے اوس سے توبہ و استغفار نکرے مسئلہ مسائل شرعیہ پر
ہنسنا بھی کفر ہے اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ
تو کہہ کیا اللہ سے اور اوسکے کلام اور اوس کے رسول سے ٹھٹھے کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم کافر
ہوگئے ایمان لاکر دیکھو اللہ تعالی نے اونکے کفر کو ہنسی پر مترتب فرمایا یعنی بسبب ٹھٹھے اور ہنسی کے
کلام خدا اور رسول خدا پر اون کو کہا کہ بعد ایمان لانیکے کافر ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی دین کی
باتون مین ٹھٹھا کرے اگرچہ دل سے منکر نہو وہ کافر ہے تفسیر احمدی مین لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے

ع ۸ سورۂ توبہ سیپارہ ۱۰

اسپر کہ شرع نے جہان کفر ہے نعوذ باللہ میں دین کی بات مین ظاہر و باطن بادب رہنا ضرور ہے مسئلہ
جو لوگ دین کی باتون پر ہنستے ہون اونکی صحبت مین بیٹھنا بہت بڑی مسلمانونکو چاہیے کہ اون کی صحبت
سے کنارہ رکھین اور اون کو برا جانین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
اور جب تو دیکھے وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین ہماری آیتون مین تو اون سے کنارہ کر جبتک کہ لگین اور کسی باتون مین اور اگر بھلا دیوے تجھکو
شیطان یہ حکم تو نہ بیٹھ پیچھے یاد آنے اس حکم کے بے انصاف قوم کے ساتھ ہمارے اوستاد الاستاد مولانا شاہ
عبد القادر علیہ الرحمۃ تحت اللہ الایۃ کی تفسیر مین فرماتے ہین نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف قوم کے
ساتھ یعنی جب جاہل دین پر عیب پکڑین اوس مجلس سے چلا جائے اور اگر خطرہ ہو کہ باتون مین مشغول ہو کر
وہان سے جانا بھول جاوے تو سوائے نصیحت کے وقت اونمین بیٹھنا ہی موقوف کرے مسلمانون کو لازم
ہے کہ حتی الوسع گناہون سے بچا کرین اور اگر احیانا شامت نفس سے مبتلا ہون تو اوس سے نادم پشیمان
ہو کر جلد توبہ کرین تو امید بخشش کی ہو اصرار و مداومت نکرین اور ہلکا نہ سمجھین کہ اسمین بہت خرابیان ہین
پہلی ہدایت شرط بدنے اور بازی بدکر کھیلنے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ عربی مین ہار جیت کرنیکو
مقامرۃ اور تقامر اور قمار کہتے ہین اور میسر بھی اسیکو کہتے ہین میسر مصدر میمی ہے مثل موعد کے ماخوذ یسر سے کہ آسانی
اور سہولیت کو کہتے ہین قمار مین مال غیر کا آسانی سے ہاتھ لگتا ہے اسواسطے قمار کو میسر بھی کہتے ہین
عرب کے قمار کا طریقہ زمانہ جاہلیت مین تھا کہ اونھون نے دس تیر بے گانسی کے بنا رکھے تھے سات پر
خطوط تھے اور تین خالی جس پر ایک خط تھا اوسکا ایک حصہ فرض کر رکھا تھا اوسکو فذ کہتے تھے اور
دو خط والیکو توام اوسکے دو حصے تھے اور تین خط والیکو رقیب وسکے تین حصے تھے اور چار خط والیکو
حلس اوسکے چار حصے تھے اور پانچ خط والیکو نافس اوسکے پانچ حصے تھے اور چھ خط والیکو مسبل
اوسکے چھ حصے تھے اور سات والیکو معلی اوسکے سات حصے تھے اور تین خالی کو اغفال کہتے
تھے اونکا کچھ حصہ نتھا اون مین سے ایک کا نام سفیح تھا اور ایک کا نام منیح اور ایک کا وغد
جب قمار کرتے ایک تھیلی مین دسون کو ڈالکر ایک معتبر آدمی کو حوالہ کرتے وہ اپنا ہاتھ تھیلی مین ڈالکر
نام بنام ایک ایک تیر نکالتا جے حصے والا جسکے نام نکلتا اوسکے اوتنے حصے ہو سکتے اور جسکے
نام خالی نکلتا اوسکو کچھ نہوتا اون سب حصون کو جمع کرکے فقرا و مساکین کو تقسیم کرتے تھے آپ

اونمین سے کچھ نہین کہاتے تھے اور اوسکے کھیلنے اور اوسمین شریک ہونیکو فخر و بزرگی کی بات جانتے جو اسمین
داخل نہوتا اوسکی مذمت کرتے یہ طریقہ عرب کے جوے کا تھا ہندوستان مین جو شطرنج اور گنجفہ اور
پچیسی اور چوسر اور کعبتین وغیرہ مین بازی بدتے ہین وہ بھی اسی حکم مین ہے آگے انشاء اللہ تعالی
ہم بہت تفصیل سے لکھینگے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ اور معاذ بن جبلؓ اور اور صحابہ کرام نے سبب شراب اور
میسر کی برائی اور قباحتین دیکھکر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تب یہ آیت سورہ
بقرہ کی اتری یَسْئَلُونَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْہِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُہُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِہِمَا تجھسے پوچھتے
ہین حکم شراب کا اور جوے کا تو کہہ انمین بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہین لوگون کو اور انکا گناہ فائدہ سے بڑا ہے
گناہ شراب کا اس سبب سے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے پھر فرض اور واجب چیزین فوت ہوجاتی ہین
اور حرام اور ممنوع افعال سرزد ہوتے ہین اور فائدہ اسکا ہضم کرنا کہانے کا اور پیدا کرنا قوت جماع اور
جوے کا اور گناہ میسر کا بھی اس سبب سے کہ نماز فوت ہوتی ہے مال ضائع ہوتا ہے وقت عزیز برباد جاتا ہے
اور فائدہ اوسکا مال کا ملنا جی کا لگنا غربا اور فقرا سے تنگی کا دفع ہونا لیکن مفاسد اور فواحش جو انکے
کرنے سے پیدا ہوتے ہین وہ ان فائدون سے بہت بڑے ہین اس آیت کے اوترنے سے اکثر
صحابہ نے شراب پینا اور جوا کھیلنا چھوڑ دیا لیکن بعضے جو یہ سمجھے کہ حرمت خمر اور میسر کی ذاتی نہین
فقط مفاسد سے ہے اونھون نے نچھوڑا آخر مین یہ آیت سورہ مائدہ کی اوتری یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ
اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَہَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَہُوْنَ اے ایمان والو یہ
جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو اس سے بچتے رہو شاید تمہارا بھلا ہو
یہی چاہتا ہے شیطان کہ ڈالے تم مین دشمنی اور بیر شراب سے اور جوے سے اور روکے تمکو اللہ کی یاد
اور نماز سے پھر اب تم باز آؤگے شراب کے باب مین چار آیتین چار بار اوترین یہ آیت پچھلی ہے
اسمین شراب اور جوے کے چھوڑنیکی بہت طرح سے تاکید فرمائی پہلے یہ کہ شروع انما سے کیا جو مفید حصر کو
ہے یعنی شراب اور جوا اور بت اور پانسے پلید ہی ہین گویا انکے اوصاف پلیدی مین منحصر ہین سوا اسکے
پلیدی اور گندگی کے انمین اور کچھ نہین پس ایسی چیز سے جو پلید ہے ضرور پرہیز چاہیے دوسرے یہ کہ انکو انصاب
اور ازلام کے ساتھ ذکر فرمایا یعنی حرمت اور خباثت مین مانند بتون اور پانسون کے ہین تیسرے انکو رجس فرمایا

یعنی پلید ہیں و ناپاکی اور جو پلید ہے حرام ہے چوتھے انکو شیطان کا کام فرمایا یعنی شر محض ہیں پانچویں پرہیز ان
سے واجب ہے پانچویں حکم پرہیز کا کیا ان کی ذاتوں سے یعنی انکا پینا اور کھیلنا کیسا نفس شراب اور
جوئے کے پاس بھی نجاؤ چھٹے ان کے پرہیز کو امید رستگاری کا سبب ٹھہرایا اور جس چیز سے چھوٹیں
اسباب فلاح اور بہبودگی بیہودہ مقرر منع اور حرام ہے ساتویں فرمایا کہ سبب دشمنی و عداوت کا ہے اور جو سبب ہے
مسلمانوں میں دشمنی یا خصومت پڑنے کا بیہودہ حرام ہے آٹھویں فرمایا کہ روکتے ہیں یاد خدا سے اور جو چیز یاد خدا
روکتی ہے حرام ہے نویں فرمایا کہ روکتے ہیں نماز سے اور نماز سے روکنے والی چیزیں حرام ہیں دسویں
تحکم بالزجر کا فرمایا بصیغہ استفہام کو امر کے مقام میں اختیار فرمایا نہایت ابلغ اور مفید بکمال تاکید کے
گویا یہ فرمایا منع کرنا اور ڈرانا شراب اور جوئے سے نہایت مرتبے کو پہونچا اور عذر سب منقطع ہو چکے
اب تو باز آؤ گے یا اب بھی وہی کام کیے جاؤ گے پہلی آیت میں انصاب و ازلام کا بھی ذکر فرمایا اور
دوسری میں فقط خمر اور میسر کا اعادہ کیا اسواسطے کہ مقصود بیان سے یہی دو چیزیں ہیں کہ یہ خطاب ہے
مسلمانوں سے اور مسلمان اوسوقت میں انہیں کا ارتکاب کرتے تھے اور پہلی آیت میں انصاب و ازلام کا
ذکر اسلیے فرمایا کہ شراب اور جوا حرمت اور خباثت میں مانند بت پرستی کے ہے جیسا کہ حدیث شریف میں
آیا ہے شارب الخمر کعابد الوثن پینے والا شراب کا مانند بت پوجنے والے کے ہے اور اللہ کی یاد میں
نماز بھی داخل تھی باوجود اسکے اوسکو جدا بھی بیان فرمایا اس اشعار کیواسطے کہ نماز کی بزرگی سب
اذکار میں زیادہ ہے اور نماز ستون دین کا اور فارق کفر و اسلام میں ہے جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے توڑنے والا نماز کا گویا کہ روکنے والا ایمان کا ہے جب یہ آیت اس تاکید سے نازل
ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا انتہینا انتہینا یعنی باز آئے ہم باز آئے ہم یہاں تک
تفسیر مواہب اور تفسیر احمدی کا خلاصہ تھا اس آیت سے جوئے کا حرام ہونا قطعاً ثابت ہے
کسیکو انکار کی جگہ نہیں جو کوئی شراب یا جوئے کے حرام ہونیکا انکار اور اونکے حلال ہونیکا اعتقاد کرے
وہ بلاشبہہ کافر ہے اسلیے کہ منکر نص قطعی کا ہوا اور منکر نص قطعی کا بالاجماع کافر ہے میسر میں فقط شرط
بدکر ہارجیت ہوتی تھی اسلیے شطرنج اور نرد اور چوسر اور گنجفہ اور پچیسی اور کعبتین اور مثل ان کے کھیل
کہ شرط بدکر کھیلتے ہیں وہ سب حرام ہیں بلکہ اس علت سے قطع نظر کیجیے تو عبارۃ النص سے بھی انکی حرمت
ثابت ہے اس سبب سے کہ میسر بھی قمار ہے نہایت یہ کہ اوسکی ایک صورت خاص تھی جو اوپر گذر چکی لیکن

صورت خاص کو کچھ دخل نہین اسواسطے صاحب کشاف نے سورۂ البقرہ کی آیت کے ذیل مین لکھا ہے کہ
نرد اور شطرنج حکم میسر مین ہین اور تفسیر زاہدی مین سورۂ البقرہ کی آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ نرد اور شطرنج
اور کعاب اور کھیل لڑکون کا اخروٹ سے اور جو بازی ہے سب قمار اور جوا ہے اور شرط
بدنا اگر ایکطرف سے ہو تو اوسکی رخصت ہے یہ جو تفسیر احمدی سے نقل کیا ہے کہین مجمل کو مفصل
کر دیا ہے اور یہ جو کہا ہے کہ شطرنج ایکطرفی کی رخصت ہے اسکے یہ معنی نہین کہ شطرنج وغیرہ مین بھی
رخصت اور درست ہے اسواسطے کہ سوا تین کھیلون کے جو حدیث شریف مین آچکے ہین اور عنقریب ہم
اونکی تفصیل کرتے ہین جتنے کھیل ہین سبکے سب حرام ہین یا شارع اون مین شرط بدنے کی اجازت کسطرح
سے دیگا بلکہ معنی اسکے یہ ہین کہ اگر شرط ایکطرفی اون چیزون مین ہو جو جائز ہین تو درست ہے جیسے گھوڑے
دوڑانے یا اونٹ دوڑانے مین یا تیر لگانے مین اور مانند اسکے پس اگر زید نے عمرو سے گھوڑے دوڑانے
مین اسطرح شرط بدی کہ اگر زید آگے بڑھ جاوے تو عمرو اوسکو اتنا دے اور اگر عمرو بڑھ جاوے تو زید اوسکو
کچھ نہ دے یہ صورت ہے ایکطرفی شرط کی اور درست ہے اور اوسکی درستی کے یہ معنی ہین کہ اگر زید آگے
بڑھ گیا اور جو کچھ مقرر ہوا تھا وہ عمرو سے لیلیا تو زید کو لینا حلال ہے یہ نہین کہ زید کا اوسپر حق ثابت
ہو گیا یہان تک کہ اگر زید قاضی کے محکمے مین جا کر دعوی کرے اور عمرو دینے سے انکار کرے تو قاضی حکم
دلانیکا نہین پہونچتا یہ مسئلہ عینی شرح کنز اور فتاوے عالمگیری مین ہے اسیطرح اگر دو طالب علم آپس مین
کچھ اختلاف کرین اور استاد کو حکم ٹھہراوین اون مین سے ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اگر قول تیرا صحیح نکلا تو مین
تجھے اتنا دونگا اور اگر میرا قول صحیح ہو تو مین تجھسے کچھ نہ لونگا یہ بھی درست ہے اور اگر یہ کہا مین بھی تجھسے
لونگا تو جائز نہین یہ مسئلہ عالمگیری اور در مختار مین ہے مسلمانو دیکھو کہ اللہ تعالی نے کیسی تاکید سے جوے
اور شراب کو منع فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو بت پوجنے والے
سے تشبیہ دی ہے اور جب جوے اور شراب کا ایک سا حال ہوا تو جوے کھیلنے والیکو بھی مانند
بت پوجنے والیکے سمجھنا چاہیے اور حدیث شریف مین ابن عباس کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالی حرم الخمر والمیسر والکوبۃ مقرر حرام کیا اللہ تعالی نے شراب اور
جوا اور کوبہ کو کوبہ بعضونکے نزدیک چھوٹے نقارے کو کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک نرد کو اور ابن عمر
کی روایت سے آیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء مقرر نہی کی صلی اللہ علیہ

وسلم نے منع فرمایا شراب اور جوئے اور کوبہ اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم کی شراب کو کہتے ہین کہ چینی سے
بنتی ہے روایت کیا اس حدیث کو شعب الایمان بیہقی نے اور دوسری حدیث کو سنن ابوداؤد نے مشکوۃ شریف مین
نقل کیا ہے اور اجماع امت کا اسپر ہے کہ کھیل کھیلنا بازی بدکر حرام ہے کوئی کھیل ہو شطرنج خواہ گنجفہ
خواہ نرد خواہ اور کوئی تفسیر احمدی مین ہے فالحاصل ان اللعب بالقمار ای اللعب کان حرام بالاجماع پس حاصل یہ
ہے کہ کھیل ساتھ ہار جیت کے کوئی کھیل ہو حرام ہے سب علماے امت کے نزدیک اور ہدایہ
مین ہے ویکرہ اللعب بالشطرنج والنرد والاربعۃ عشر وکل لہو لانہ ان قامر بہا فالمیسر حرام بالنص
وہو اسم لکل قمار یعنی حرام ہے کھیلنا شطرنج کا اور نرد کا اور اربعہ عشر کا اور جو کھیل ہو اسواسطے کہ اگر
بازی بدکر کھیلا ہے ان کھیلون کو تو میسر حرام ہے صریح آیت قرآن شریف سے اور میسر ہار جیت
بازی بدی ہوئی کا نام ہے جاننا چاہیے کہ عبارت ہدایہ مین کراہت سے کراہت تحریمی یا حرمت
مراد ہے اسواسطے دلیل حرمت کی بیان کی ہے اور دلیل مین حرام کے لفظ کا اطلاق کیا ہے اور
اور مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے کہا مجاہد نے جوا سب حرام ہے یہان تک جو اخروٹ سے کھیلتے
ہین وہ بھی مسئلہ جو شخص بازی بدکر کسیطرح کا کھیل کھیلتا ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ اور کچھ اوسکی عدالت
ساقط ہو جاتی ہے یعنی شرع شریف مین اوسکی بات کا اعتبار نہین رہتا اور اوسکی گواہی کسی مقدمے
مین قبول نہین کیجاتی یہ مسئلہ ہدایہ و عالمگیری مین ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہار جیت سے شطرنج
گنجفہ وغیرہ کوئی کھیل کھیلنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ کرنیوالے کا شرع مین اعتبار نہین نہ اوسکی گواہی سنی جاتی
ہے نہ اوسکی عزت و توقیر ہوتی ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا اگر گناہ
کبیرہ کرنیوالا کوئی خبر تمہارے پاس لاوے تو تم تلاش کرو یعنی فقط اوسکے کہنے پر اعتبار نکرو اپنے طور پہ
تحقیق کرو حاصل یہ ہے کہ شرط بدکر ہر کھیل کھیلنا ایسا برا ہے کہ اللہ تعالی نے اوسے
بت پوجنے اور شراب پینے کے ساتھ مین منع فرمایا اور بہت طرح سے اوسکے چھوڑنے کی تاکید کی
اور حدیثون مین بہت مذمت اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی اور صاف صاف
اوسکو حرام فرمایا اور اسی پر تمام امت کا اجماع ٹھہرا اسکے حرام ہونے مین کسیطرح کا شبہہ نہین قطعی حرام
اور گناہ کبیرہ ہے جیسا شراب پینا سور کھانا ہے اوسیطرح ہار جیت کرنا ہے منکر اسکی حرمت کا
حلال جاننے والا یا خفیف اور ہلکا سمجھنے والا اسکا قطعاً کافر ہے اوسکا سوای دوزخ کے کہین ٹھکانا نہین

بند محفوظ رہے اور جو گناہ چھپکر کھیلتے ہین فاسق وے بھی ہین اگرچہ کہ فرضون اونکی بات کا شرع مین وشتابی ہینا
گواہی اونکی قبول نہین شرع مین اون سے ذلیل سمجھنے اور حقیر جاننے اور اون کے پاس نہ بیٹھنے کا
حکم ہے اور اگر وہ شخص کھیل کھلکر بے تکلف کھیلتا ہو تو البتہ اسکے واسطے غیبت اوسکی کرنا بھی درست ہے
اور جو فاسق معلن نہو اوسکی غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اسیطرح بہت خرابیان ایسے شخص کے واسطے
ہین اور قیامت مین جو جو خرابیان ہونگی اون کا کیا حساب کچھ اسکا بیان چوتھی ہدایت کے آخر مین بھی آویگا
انشاء اللہ تعالی خداے کریم مسلمان بھائیون کو توفیق نیک کامون کی دے اور ایسے بڑے بڑے
گناہون سے بچاوے آمین دوسری ہدایت بغیر بازی بدے کھیلنے کے بیان مین جاننا چاہیے
کہ جتنے کھیل ہین کیا گنجفہ کیا شطرنج کیا چلیسی کیا چوسر کیا لعبتین کیا نرد وے سب حرام ہین اسواسطیکہ اگر
اومین شرط بھی بدی گئی ہے تو وہ نص صریح سے بہت تاکید سے حرام ہوا ہے جسکا بیان پہلی ہدایت
مین ہوچکا اور اگر شرط نہین بدی تو وہ لہو و عبث ہے اور لہو عبث بھی حرام ہے اللہ تعالی نے اوسپر
زجر و توبیخ فرمائی ہے جس چیز پر اللہ تعالی جھڑکی کرے اوسکے کرنیوالے کا کیا حال ہوگا اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سواے تین چیزون کے ہر کھیل اور ہر عبث بیفائدہ چیز کو منع فرمایا ہے فرمایا اللہ
نے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون سو کیا تم خیال رکھتے ہو کہ ہم نے تمکو بنایا کھیلنے کو اور
تم ہمارے پاس پھر نہ آوگے تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے یہ جھڑکی اور توبیخ ہے اون کی غفلت پر
یعنی ہمنے تمکو عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا کھیلنے کو نہین تفسیر حسینی مین لطائف قشیری سے نقل کیا
ہے کہ عبث کہتے ہین ایسی چیز مین مشغول ہونیکو جو حق سے باز رکھے اور حالانکہ خداے تعالی نے
ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور نہ اسکا حکم فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہے ما انا من دد ولا
الدد منی یعنی نہین ہون کھیل سے اور نہ کھیل مجھسے یعنی مجھے کھیل سے کیا کام مجھسے کسیطرح کا
علاقہ نہین دد بالتخفیف لہو و لعب کو کہتے ہین قنا وی سے حماد یہ مین اس حدیث کو ہر کھیل کے حرام
ہونیکی دلائل مین لایا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اسپر دلیل ہے اور مشکوۃ شریف مین عقبہ بن عامر سے
مروی ہے کہا اونھون نے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کل شیء یلہو بہ الرجل
باطل الا رمیہ بقوسہ وتادیبہ فرسہ وملاعبتہ امراتہ فانہن من الحق رواہ الترمذی و ابن ماجہ جو چیز کہ اوس سے
کھیلتا ہے مرد باطل ہے سواے تیر اندازی کے اور اپنے گھوڑے کے سکھانے کے اور اپنی بی بی سے

ہنسی دل لگی کرنے کے حق مین روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے یعنی تیر اندازی اور گھوڑے
پر چڑھنا دوڑانا کودانا جوانا کا دسے دینا اور جورو سے ہنسی دل لگی چھیڑ چھاڑ درست ہے سوا ان چیزونکو
کوئی کھیل حلال نہین اور روایت مین آیا ہے کل لہو المومن حرام یعنی ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے
ان حدیثون سے صاف صاف ظاہر ہے کہ جتنے کھیل ہین وہ سب عموماً منع اور باطل اور حرام
ہین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو چیز اللہ کی یاد سے روکے وہ میسر ہے اور اس مین شبہہ
نہین کہ جو کھیل ہو اوس مین غفلت اللہ کی یاد سے لازم ہے ایسے متوجہ کھیل کے ہوتے ہین کہ
کچھ کسی چیز کی خبر نہین رہتی خصوص جن کھیلون مین سوچ اور فکر بہت ہو شطرنج کھیلنے والون کو دیکھا ہے
کہ نہایت استغراق سے بھوک پیاس بھول جاتے ہین جو ستہ ضرور یہ مین ہے اور کسی چیز کا کیا
ذکر خود کھیلنے والون کو اسکا اقرار ہے جو صاحب انصاف ہین کبھی انکار نہ کرینگے اسیطرح اور کھیلون مین
بھی غفلت ہوتی ہے کسی مین کم کسی مین زیادہ اس حدیث شریف کے موافق ایسے سب کھیلونکا
حکم جوئے کا حکم ہے اور جوئے کا حال ابھی پہلی ہدایت مین سن چکے ہو اور اللہ تعالی نے جوئے کے
حرام ہونے مین کئی چیزین ارشاد کی ہین اون مین یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی یاد سے اور نماز سے روکتا
ہے اور دشمنی اور خصومت دلون مین پیدا کرتا ہے اور بیشک کوئی کھیل ان دونون باتون سے
خالی نہین کہین اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روکنا اور خصومت کا دلون مین پیدا کرنا دونون جمع ہو جاتے
ہین جیسے گنجفے مین مثلاً کہین فقط ایک ہی ہے اور مسلمانون کو گالی دینا یا ہنسنا یا چڑانا یا سر یا آنکھ کے
اشارے سے برا کہنا سب حرام ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بزرگی مال اور آبرو
مسلمان کی اوسکے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبے سے خطاب کرکے فرمایا کہ حق تعالی نے
تجھکو کسقدر بزرگی دی ہے لیکن مسلمان اور اوسکی جان و مال و آبرو کی بزرگی تجھسے زیادہ ہے
اور کھیلون مین ایسا کھیل کم ہوگا جس مین ایک کا دوسرے پر ہنسنا اور اوسکا بنانا اور عوام کمینہ
مزاجون مین گالی بھی نہ دینا نہ ہوتا ہو بلکہ جس کھیل مین قمار نہین کھیلتے ہین اکثر اوسمین مقصود وہی ہوتا ہے
اسواسطے سب کھیلون سے احتراز اور بچنا لازم ہے فقہ کی کتابون مین صراحۃً لکھا ہے کہ سب کھیل
حرام اور باطل ہین سواے تین کے جنکا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین ہدایہ مین لکھا ہے وان لم یقامر فہو عبث ولہو
وقال علیہ السلام لہو المومن باطل الا الثلاث تادیبہ لفرسہ ومناضلتہ عن قوسہ وملاعبتہ مع اہلہ انتہی اگر

کھیل میں بازجیت کی تو وہ بھی عبث اور لہو ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیل مسلمان کا
باطل ہے سواے تین کھیلوں کے اپنے گھوڑے کو سکھانا اور آپس میں تیر اندازی کرنا اور اپنی بی بی سے
دل لگی کرنا اور مختار کے ابتدا سے کتاب الحظر والاباحۃ میں لکھا ہے وہ دلیل المسئلۃ ان الملاہی کلہا حرام والا
کی مسئلے نے اسبات پر کہ مقرر کھیل سب کے سب حرام ہیں اور اسی کتاب کے آخر میں ہے وکرہ کل لہو
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لہو المسلم حرام الا ثلثۃ ملاعبتہ اہلہ وتادیبہ لفرسہ ومناضلتہ بقوسہ یعنی مکروہ تحریمی
ہے ہر کھیل واسطے فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کھیل مسلمان کا حرام ہے سواے
تین کھیلوں کے ملاعبت اپنی بی بی سے اور سکھانا اپنے گھوڑے کا اور تیر اندازی اور فتاواے حمادیہ
میں ہے قال اہل السنۃ والجماعۃ ان کل ما کان من اللعب فانہ یکون حراما الی ان قال الا الثلثۃ ملاعبۃ
الرجل امراتہ وملاعبۃ فرسہ ورمیہ کہا اہل سنت وجماعت نے کہ مقرر جس چیز میں کھیل ہو وہ حرام ہے
اسکے بعد کچھ اور چیزیں بیان کر کے کہا ہے سواے تین کھیلوں کے کھیلنا مرد کا اپنی بی بی سے اور اپنے
گھوڑے سے کھیلنا اور تیر لگانا اور مالابدمنہ میں لکھا ہے بازی کردن بشطرنج یا نرد یا چوپڑ یا مانند آن حرام
واگر دران مال مشروط باشد قمار باشد وحرام قطعی وگناہ کبیرہ باشد ومنکر حرمت آن کافر باشد
ونیز لعب پرانیدن یا جنگانیدن مرغ و مانند آن حرام ست کھیلنا شطرنج یا نرد یا چوپڑ کا یا جو اسکے
مانند ہو حرام ہے اور اگر اوسمیں مال بدا ہو تو جوا ٹھہریگا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہوگا اسکو حرام
ہونیکا منکر کافر ہو جائیگا اور کھیل کبوتر اوڑانے یا مرغ لڑانیکا حرام ہے اور نصاب الاحتساب
میں ہے من اللعب الذی یجب بسببہ التعزیر اللعب بالحمام قال محمد رح السفلۃ من یلعب بالحمام
ویقامر یعنی جن کھیلوں کے سبب مواخذہ کیا جاے ایک اونمیں کبوتروں کا کھیل ہے فرمایا امام
محمد رحمۃ اللہ علیہ نے سفلہ وہ ہے کہ کبوتر اوڑاے اور جوا کھیلے ان حدیثوں اور فقہ کی روایتوں
سے صریح سب کھیلوں کی حرمت ثابت ہے شطرنج ہو خواہ گنجفہ خواہ چوپڑ اب اگر کوئی کھیل مباح ہو تو
اوسکے واسطے حدیث شریف یا کتاب فقہ سے سند چاہیے مہر انحصار اوسکا فقط معتبر کتابین
جیسے تین کھیل کہ حدیث شریف میں مذکور ہو چکے یا جیسے فتاواے عالمگیری میں لکھا ہے کہ گرمیوں
کے موسم میں جوانوں کا خربوزوں سے کھیلنا مباح ہے اور حمادیہ میں لکھا ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لوگ یہ کھیل کھیلتے تھے یا اور جو اسکے مانند ہو اسی واسطے

التفسیر احمدی میں ایک قاعدہ بیان کیا ہے فالحاصل ان اللعب بالشی اذا کان حرام بالاجماع
ویدل الشی فیہ نص قطعی حرام بالاجماع وفیما فی روایات بعد اختلاف فیہ یعنی حاصل کلام کا یہ ہے کہ
کھیل جسکا شرطا بدکر کھیلنا باجماع علما حرام ہے کوئی کھیل ہو اور بغیر شرط جس کھیل میں دلیل قطعی ہے
حرام ہے بالاجماع اور جس کھیل کے حرمت کی دلیل میں کچھ شبہہ ہے اوسمین اختلاف ہوگیا عالمگیری
میں ہے کل لہو ما سوی الشطرنج حرام بالاجماع واما الشطرنج فاللعب بہ حرام عندنا یعنی جو کھیل سوا
شطرنج کے حرام ہے تمام علما سے بہت سے نزدیک لیکن شطرنج کا کھیلنا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے
جیسا شطرنج کا اسمین استثنا کیا ہے اور نرد کا ذکر نہیں کیا چنانچہ نہیں ہے اسکی حقیقت ہم انشاء اللہ آیت مین بیان
کرینگے انشاء اللہ تعالی مسلمان بھائیو اللہ تعالی ہمکو اور تمکو توفیق خیر کی دیوے آتنا سمجھو لوگو آخرت
کے عذاب اور قیامت کی شدتیں پیاس کا صدمہ گرمی آفتاب کی شدتیں پل صراط پر سے گرنا
دوزخ میں جلنا گلے لٹکے ہوئے پانی کا پینا تھوہر کڑوے کا نٹے دار درخت کا کھانا تجدید عذاب کیلیے
ہر دن میں ستر ستر ہزار بار کھال کا بدلا جانا سانپ اور بچھووں کا ڈسنا اور سوا اسکے ہزار طرح کی آفتین
خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں کے لیے ہیں اور بچاؤ انسے اوسی شخص کو ہوگا جو خدا اور رسول خدا کا
فرمانبردار پیرو ہوگا جب یہ آیتیں اور حدیثیں اور علماے دین کی روایتیں سن چکے تو پیرو اجس قدر کے
جتنے کھیل ہیں سب کو چھوڑ دو اور توبہ کرو نہیں تو خدا اور رسول خدا کے نافرمانوں میں داخل ہوگے
اور قیامت میں بہت طرحکے عذاب دیکھوگے اوسوقت کا رونا پیٹنا کچھ کام نہ آئیگا سمجھو شطرنج ہرگز
نہ بچائیگا تیسری ہدایت نرد و شطرنج کے بیان میں قاموس میں لکھا ہے
کہ شطرنج شین معجمہ کے زیر سے ہے اور اسکو لغت مشہورہ میں مفتوح نہیں کرتے اور سین مہملہ
سے بھی لغت ہے انتہی ہماری زبان میں فقط فتحہ شین معجمہ سے مستعمل ہے کسرہ یا سین مہملہ نہیں
بولتے چونکہ نرد قریب قریب شطرنج کے ہے اسواسطے ہمنے اسکو بھی شطرنج کے ساتھ بیان
کیا ورنہ مقصود اصلی فقط شطرنج کا بیان ہے معلوم ہو کہ جو حدیثیں مطلق کھیل کی ممانعت اور
شناعت میں وارد ہیں وہ بحکم اطلاق حرمت شطرنج اور نرد کو بھی مفید ہیں کہ مطلق جب تک
اپنے اطلاق پر باقی رہتا ہے اوسکا حکم ہر ہر فرد تک پہونچتا ہے لیکن شارع نے چونکہ بہت
فساد نرد اور شطرنج میں ملاحظہ فرمائے خاص ہر ہر فرد کو بھی منع فرمایا اور نہایت مرتبے کی

تاکید کی یہان تک کہ یعنی دونون مین شطرنج کھیلنے والیکے حق مین ایسے لفظ کا اطلاق آیا ہے کہ اوسکا اطلاق
شرع شریف مین سواے کافر بے ایمان کے اور کسی پر نہین آتا مشکوۃ شریف مین ہے عن بریدۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنردشیر فکانما صبغ یدہ فی لحم الخنزیر ودمہ رواہ مسلم حضرت بریدہ سے
روایت ہے کہ مقرر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھیلا نردشیر پس گویا کہ رنگا اوسنے اپنا
ہاتھ سور کے گوشت اور خون مین روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابی موسی الاشعری ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ رواہ احمد وابوداؤد اور حضرت ابی موسی اشعری
سے روایت ہے کہ البتہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کھیلا نرد پس مقرر اوس نے
نافرمانی کی خدا کی اور رسول خدا کی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے وعن علی انہ کان یقول الشطرنج
ہو میسر الاعاجم حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مقرر فرماتے تھے شطرنج جوا
ہے عجمیون کا یعنی جب شرط بدکر کھیلین اوسوقت تو حقیقت مین جوا ہے اور اگر شرط بدکر نہ کھیلین
تو صورت مین اور صورت اوسکی سے کرنا بھی منع ہے یہ فرمایا ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین وعن ابن
شہاب ان ابا موسی الاشعری قال لا یلعب بالشطرنج الا خاطی حضرت ابن شہاب زہری سے روایت
ہے کہ مقرر کہا ابو موسی اشعری نے نہین کھیلتا ہے شطرنج سواے گنہگار کے یعنی جو کھیلتا ہے وہ
گنہگار ہی ہے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنے اطلاق سے شامل ہے اوسکو جسمین شرط بدی
جاے اور اوسکو بھی جسمین شرط نہ بدی جاے اور یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی اسکا سلسلہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات تک منتہی نہین ہوتا لیکن حکم مرفوع مین ہے
اسواسطیکہ ایسے حکم صحابی اپنی راے سے نہین بیان کرتے سنا ہوا فرماتے ہین اور عنقریب
انھین ابن شہاب کی روایت سے وہ حدیث آتی ہے جو قوی کرتی ہے اسبات کو کہ یہ حدیث
حقیقۃً مرفوع ہے مرفوع اوس کو کہتے ہین کہ جسکا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا
یعنی صحابی نے یہ کہا ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابی تک منقطع ہو جاے

وعنہ انہ سئل عن اللعب بالشطرنج فقال ہی من الباطل ولا یحب اللہ الباطل رواہ
البیہقی فی شعب الایمان اور انھین ابن شہاب سے مروی ہے کہ مقرر سوال کیا گیا اون سے
شطرنج کھیلنے سے پس فرمایا انھون نے وہ باطل چیزون سے ہے اور اللہ تعالی باطل چیز کو

دوست نہین رکھتا روایت کیا ان تینون حدیثون کو بیہقی نے شعب الایمان مین ہے اور ان سب حدیثون کو مشکوۃ شریف سے نقل کیا ہے اور جامع صغیر علامہ سیوطی مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من لعب بالشطرنج والناظر الیہا کالآکل لحم الخنزیر یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہر وہ شخص جو شطرنج کھیلے اور دیکھنے والا شطرنج کا گویا گوشت سور کا کھانیوالا ہے یہ حدیث بہت خوف کی جگہ ہے اسلیے کہ لعنت کا لفظ سواے کافر کے اور کسی پر نہین کہتے اوسکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شطرنج کھیلنے والے پر اطلاق فرمایا اور سور کا گوشت حرام قطعی ہے نص صریح سے ثابت ہے منکر اوسکے حرمت کا اسکے نزدیک کافر ہے شطرنج دیکھنے والیکو اوسکے کھانے والے سے تشبیہ دی اس سے زیادہ مذمت اور برائی کیا ہوگی اور سوا اسکے اور حدیثین بھی سخت مضمون کی شطرنج کے باب مین آئی ہین فقہ کی روایتون کے ذیل مین بعضی بعضی مذکور ہونگی محقق نے شرح سفر السعادۃ مین لکھا ہے از امیر المومنین علی آوردہ اند کہ بقومی گذشت کہ لعب میکردند بشطرنج پس تجہید بر ایشان و شدت نمود و فرمود و ندا داد آگاہ باشید ای قوم کہ شما برای غیر اینکار آفریدہ شدہ اید و اگر ترس این نمی بود کہ سنت و طریقہ خواہد شد ہر آئینہ میزدم من این را بروی شما رواہ البیہقی و از ابن عساکر نیز آمدہ کہ وی رضی اللہ عنہ گذشت بر قومیکہ بازی میکردند بشطرنج و فرمود ما ہذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون لمساس کند یکی از شما اخگر را تا آنکہ سرد شود بہتر ست از انکہ مساس کند این را روایت کردہ اند این حدیث را از ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و ابن ابی الدنیا در ذم ملاہی و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و بیہقی و نیز از وی رضی اللہ عنہ آمدہ کہ فرمودہ کہ سلام مکن بر اصحاب نردشیر و شطرنج رواہ ابن عساکر و نیز آمدہ ملعون من لعب بالشطرنج والناظر الیہا کالآکل لحم الخنزیر نیز آمدہ کہ حق سبحانہ و تعالی را در ہر روز سیصد و شصت نظر رحمت ست بر بندگان خود و نظر نمیکند دران بسوی صاحب شطرنج و آمدہ کہ ہر کہ لعب کند بہ نردشیر گویا کہ در آورد دست خود را در لحم خنزیر و امثال این احادیث و آثار بسیار آمدہ و در مذہب شافعی بالجملہ رخصتی درین باب ہست و مشہور و مختار در مذہب حنفی حرمت و کراہت ست انتہی بالفاظہ یہ حدیثین جو ذکر کی گئین بعضی انمین سے مرفوع ہین اور بعضی موقوف لیکن چونکہ حدیث مین آیا ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ یعنی لازم پکڑو تم میرا طریقہ اور خلفا سیدھا راستہ چلنے والے ہدایت پائے ہوؤنکا طریقہ چنگل مارو تم اونکے طریقے کو ساتھ اور دانتون سے پکڑو اوسکو یعنی انکے طریقے کو خوب مضبوط اختیار کرو اور دوسری حدیث مین آیا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اصحاب

میرے مانند ستارونکے ہین جسکی پیروی کی تمنے ہدایت پائی تمنے اس سے معلوم ہوا کہ جسطرح حضرت رسول خدا
کی اطاعت چاہیے اوسیطرح خلفای راشدین اور باقی صحابہ کرام کی بھی اور علاوہ اسکے علماے حدیث
کے نزدیک ایسی بات مین موقوف بھی حکم مرفوع مین ہے چنانچہ ملا علی قاری سے تصریح بھی گذر چکی اور
شیخ محقق دہلوی رحمہ اللہ نے شرح سفر السعادۃ کے مقدمے مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی صحابی کسی کام پر
حکم فرماے کہ یہ طاعت یا معصیت خدا اور رسول خدا کی ہے تو بھی حکم رفع مین ہے پس ان حدیثون سے
شطرنج اور نرد کا بالخصوص حرام ہونا بہت اچھی طرح سے صاف صاف ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے
حنفیہ اور مالکیہ اور حنبلیہ تمام علماے اہل سنت وجماعت کا امام شافعی صاحب کا البتہ خلاف
نقل کرتے ہین اوسکا جواب ہم عنقریب دیتے ہین مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے قال المنذری ذہب جمہور
العلماء الی ان اللعب بالنرد حرام وقد نقل بعض مشایخنا الاجماع علی تحریمہ واما الشطرنج فمذہبنا ومذ[ہب]
الجمہور ایضا علی تحریم اللعب بہ مطلقا وقال الشافعی مباح بشروط معتبرۃ عندہ کہا منذری نے ذکر کیا
ہین بہت علمای دین کے اسطرف کہ نرد کھیلنا حرام ہے اور مقرر نقل کیا ہمارے بعض استادون نے
اجماع اوسکی حرمت پر لیکن شطرنج پس مذہب ہمارا اور مذہب اکثر عالمون کا بھی شطرنج کی حرمت پر ہے
مطلقا یعنی بازیت ہو خواہ نہو اور فرمایا امام شافعی صاحب نے کہ مباح ہے کئی شرطون سے جو اونکے
نزدیک معتبر ہین ہدایہ مین ہے وقال بعض الناس یباح اللعب بالشطرنج لما فیہ من تشحیذ الخواطر وتذکیۃ
الافہام وہو محکی عن الشافعی ولنا قولہ علیہ السلام من لعب بالشطرنج والنردشیر فکانما غمس یدہ فی
دم خنزیر ولانہ نوع لعب یصد عن ذکر اللہ تعالی وعن الجمع والجماعات فیکون حراما لقولہ علیہ السلام
ما الہاک عن ذکر اللہ فہو میسر اور کہا بعضے آدمیون نے کہ شطرنج کھیلنا مباح ہے اسلیے کہ اسمین تیزی طبیعتونکی اور
تیزی سمجھ کی ہوتی ہے اور یہ حکایت کیا گیا ہے امام شافعی صاحب سے اور حنفیہ کی دلیل اسکی حرمت پر حدیث ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو فرمایا جسنے شطرنج یا نرد کھیلی گویا کہ اوسنے اپنا ہاتھ سور کے خون مین ڈبویا اور
اسواسطے بھی حرام کہتے ہین کہ یہ کھیل روکتا ہے اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے اور جمعہ اور جماعتون سے پس حرام ہوگا
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو چیز تجھے روکے اللہ تعالی کی یاد سے وہ جوا ہے اور نصاب
الاحتساب مین ہے کہ لا یجوز ان یتعلم سائر البحر لانہ یودی الی ان فعل اللعب بقصد بہ القربۃ وقال اللہ
تعالی اعداء اللہ واما ایتہا اللہ تصرفوا [illegible] کہ کہتے شطرنج سے لڑائی سیکھی جاتی ہے کیونکہ اس سے

لازم آتا ہے کہ کھیل کو دسے عبادت مقصود ہو اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہ ٹھہراؤ تم خدا کی نشانیوں کو

کھیل اور ایسی کتاب میں ہے هل یجوز اللعب بالشطرنج اذا کان لتحشیذ الخاطر وتهذیب الفهم الجواب ذکر

فی التجنیس والمزید رجل قال اللعب بالشطرنج لتهذیب الفهم غیر حرام فقال امرأته اگر این بازی که من میکنم

حرامست از کتاب یا از خبر یا از قیاس زن از وی ببطلاق وقع الطلاق علی امرأته لان اللعب بالشطرنج حرام

باثار الصحابة وهو منکر والقیاس صحیح یعنی آیا جائز ہے شطرنج کھیلنا جب تیزی خاطر اور درستی فہم کے واسطے

ہو جواب یہ ہے کہ ذکر کیا گیا کتاب تجنیس و مزید میں کہ کسی شخص نے کہا کھیلنا شطرنج کا درستی فہم کے لیے

حرام نہیں پھر فارسی میں کہا اگر یہ کھیل کہ میں کھیلتا ہوں حرام ہے قرآن یا حدیث یا قیاس سے تو

عورت اوسکی طرف سے تین طلاقوں کے ساتھ مطلق ہو اس صورت میں طلاق پڑ جائیگی اسلیے کہ شطرنج کھیلنا

حرام ہے حدیث اور قیاس صحیح سے اور ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ کسی نے فقیہ ابو جعفر عیاض سے اوس

شخص کا حال پوچھا کہ شطرنج کھیلتا تھا سو اوسکی عورت نے کہا تو کھیل شطرنج میں نے علما کو کہتے سنا ہے

کہ جو کوئی شطرنج کھیلے وہ خدا کے دشمنوں میں سے ہے سو شوہر بولا اب کہ میں دشمن خدا کا ہوا باز رہوں

اور چپ نہ ہوں فقیہ نے سائل کو جواب دیا کہ یہ امر سخت ہے ہمارے علما کے قول پر چاہیے کہ طلاق

باین ہو جاوے اوسکی عورت کو پھر سے لیکے نکاح کرے تفسیر احمدی میں ہے وان کان بدون القمار فالنرد حرام

بالاجماع واما الشطرنج حرام عندنا ومباح عند الشافعی بشرط ان لا یکون غیر مانع من الصلوة ورد السلام وکونه غیر مقترن

بکلمة منه اور اگر بغیر شرط بدے ہو تو نرد سبکے نزدیک حرام ہے اور شطرنج حنفیہ کے نزدیک حرام ہے اور امام شافعی

کے نزدیک مباح ہے اس شرط سے کہ نماز سے مانع نہو اور سلام کے جواب دینے سے نہ روکے اور بازی بدی

جاوے اور کثرت سے بازی اوسکو کھیلنے کی نہو عالمگیری میں ہے واما الشطرنج فالعب به حرام عندنا لیکن شطرنج پس

اوسکا کھیلنا حرام ہے حنفیہ کے نزدیک در مختار میں لکھا ہے وکرہ تحریما اللعب بالنرد وکذا الشطرنج بکسر اوله

ولا یفتح الا نادرا واباحه الشافعی وابو یوسف فی روایة اور مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد اور ایسا ہی شطرنج کسرہ اول

سے اور سین مهملہ بھی لغت عرب میں آتا ہے اور فتحہ کم ہی ہوتا ہے اور مباح کیا اوسکو شافعی اور ابو یوسف

نے ایک روایت میں ظاہرا امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما دونوں سے اباحت کی ضعیف

روایت آئی ہے تو امام شافعی کے مذہب میں بھی مباح ہونا معتبر نہ ٹھہرا جیسا کہ نصاب الاحتساب میں

لکھا ہے فان قیل روی عن الشافعی رح ان اللعب بالشطرنج لا باس به قیل یجوز للمحتسب ان یحتسب علیه

ربنفسہٖ بل لعلہ اشتغل بانہ لتعلم بیہ مذہبہ فنقول ذکر الغزالی فی خلاصتہ مکروہ عند الشافعی ایضا فلعل ما وقع
فی کتبنا قولہ الاول یعنی اگر اعتراض کیا جاوے کہ مروی ہے امام شافعی رح سے کہ شطرنج کھیلنے کا مضائقہ
نہیں پھر کیا ہوسکتا ہے محتسب کہ مواخذہ کرے اوسپر اور کیونکر ہو سکیگا شاید کھیلنے والا بہانہ کرے حجت پکڑے
کہ پیروی کی ہے میں نے اسمیں مذہب شافعی کی تو ہم جواب میں کہینگے کہ ذکر کیا امام غزالی رح نے اپنی کتاب
خلاصہ میں کہ شطرنج کھیلنا مکروہ ہے شافعی کے نزدیک بھی پس جو ہماری کتابوں میں واقع ہوا شاید اونکا
پہلا قول ہے یعنی امام غزالی رح آئمہ شافعیہ سے ہیں اپنے مذہب کی جو بات وہ کہیں زیادہ معتبر ہے
جب ونھوں نے کراہت کی تصریح کی تو اباحت کی روایت امام شافعی سے جو ہماری کتابوں میں منقول ہے اونکا
پہلا قول ہوگا کہ اوس سے رجوع کرکے آخر کو کراہت کے قائل ہوئے اب سمجھنا چاہیے کہ مدار مذہب کا جماعت
ہے ہر مذہب میں جو بات معتمد و مفتی بہ اور مختار جمہور کی ہو وہی مسلم ہوتی ہے قول مخالف جمہور شاذ
و نادر غیر مفتی بہ کا اعتبار نہیں جو بات جمہور سلف اہل سنت نے تحقیق و تنقیح کرکے توضیح و تصریح سے
لکھدی ہے وہی معتبر ہے کوئی مذہب کم خالی ہوگا جسمیں روایات شاذہ و ضعیفہ پائی نجائیں مگر اونکا
اعتبار نہیں ہوتا ہے اسواسطے ائمہ دین متبع شاذ و نادر کو ضال و مبتدع کہتے ہیں جیسے باب شطرنج میں
تمام علماے حنفیہ سے اسکی حرمت بہت تاکید و تقویت سے منقول ہے اور کیوں نہو صحیح صریح حدیثیں اسکی
حرمت اور مذامت اور شناعت پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ بعضی حدیثیں اور علماے دین کی روایتیں
ہم لکھ چکے انسے خوب تحقیق ثابت ہوا کہ مفتی بہ اور مختار تمام علماے اہل سنت کے نزدیک حرمت
شطرنج کی ہے پھر جو ایک روایت اباحت شطرنج کی بشروط معلومہ امام شافعی اور قاضی ابو یوسف سے در مختار میں
نقل کی وہ ہرگز قابل عمل اور اعتبار کے نہیں ہے روایت قوی اور معتمد علیہ جو قاضی ابو یوسف صاحب سے ہے وہ حرمت
کی ہے اسواسطے ان سب کتابوں میں کہیں یہ روایت اباحت کی اونسے نقل نہیں کی گئی بلکہ اجماع حنفیہ کا
شطرنج کی حرمت پر نقل کرتے ہیں اور اجماع اوسیوقت تک ہے کہ روایت اباحت کی نہایت ضعیف غیر معتمد مرجوع
عنہ ہو ہدایہ و عالمگیری میں لکھا ہے کہ قاضی ابو یوسف اور امام محمد شطرنج کھیلنے والوں پر اونکی تذلیل و تحقیر
کے لیے سلام کرنا مکروہ جانتے تھے یہ گویا نص ہے اسپر قاضی صاحب کے نزدیک بھی حرام ہے اور یہ اونسے معتبر
روایت بھی ہے در مختار والی روایت غیر معتمد مرجوع عنہ ہے چنانچہ صاحب در مختار نے بھی فی روایۃ کا لفظ لکھکر
اوسکے ضعف کی طرف اشارہ کیا اگر روایت قوی ہوتی مطلق چھوڑتا اس روایت پر کسیطرح عمل اور اعتماد

نہ چاہیے جو کوئی اسے بغیر اعتقاد کرے گا متعرض خاطی اور گنہگار ہوگا اور امام شافعی صاحب کی طرف جو نسبت
اباحت شطرنج کی کئی شرطوں کے ساتھ کرتے ہیں اور اوسکی دلیل میں تذکیہ فہم اور اطلاع فنون حرب لاتے
ہیں اوسکا حال یہ ہے کہ مذہب ہر صاحب مذہب کا اہل مذہب کی کتابوں سے البتہ تحقیق ثابت ہوتا ہے
غیر مذہب والوں سے تنقیح ہر ہر جزئی کی خوب نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ ہے کہ مذہب میں ہر جگہ کئی
روایتیں ہوتی ہیں اس سبب سے کہ مجتہد نے اپنے اجتہاد سے کبھی ایک حکم فرمایا کبھی دوسرا
حکم اوسکے خلاف استخراج کیا اون کے تلامذہ اور علمائے مذہب نے دلائل میں غور و فکر کرکے صحیح کو سقیم سے
خوب ممتاز کر دیا اور بہت کوششوں اور محنت سے تنقیح تنقید کرکے قوی کو ضعیف سے جدا کیا لیکن
روایات مرجوحہ بھی باقی رہ گئیں دلوں سے محو کر دیا یا صفحات کاغذ سے مٹا دیا اون کے اختیار میں نہ
تھا جو لوگ صاحب مذہب ہوتے ہیں تمام عمر اپنے مذہب کی کتابوں کی خدمت کرتے ہیں ہر ہر جزئی
سے خوب واقف ہوتے ہیں اور راجح مرجوح قوی ضعیف صحیح غلط غیر معتمد کو پہچانتے ہیں یہ بات
دوسرے مذہب والے کو کم حاصل ہوتی ہے اسی واسطے صاحب ہدایہ سے باوجود نہایت مرتبہ تحقیق و تنقیح کے
بعضے استادوں میں سہو ہو گیا جیسا کہ نسبت متعہ کے امام مالک صاحب کے طرف کی اور حالانکہ اونکا
مذہب نہیں کوئی روایت ضعیف غیر معتمد ہو تو ہو جب یہ بات ٹھہری تو اون کے مذہب کی کتابوں کی طرف
رجوع کرنا چاہیے ہندوستان میں سب حنفی مذہب ہیں الا ماشاء اللہ اس سبب سے اونکی کتابیں ہر جگہ میسر
نہیں اب اونکی دلیل پر جو ہماری کتابوں میں منقول ہے نظر چاہیے کہ صحت دلیل کی صحت مدلول کو مستلزم ہے تفصیل
اونکی دلیل کی جو مجمل ہماری کتابوں میں لکھی ہے یہ ہے کہ شطرنج کھیلنے میں قوت فکریہ کا استعمال ہوتا ہے اس سبب سے
قوت فکریہ میں حدت اور مدرکہ میں تیزی آتی ہے اور بنا شطرنج کی لڑائی پر ہے اس سے دشمن کے مغلوب کرنے
اور اوسکے چالیں پہچاننے کے قواعد خوب علم میں منضبط ہو جاتی ہیں اسلئے مباح ہے بشرطیکہ بازی نہ بدی ہو اور
اتنی غفلت نہ ہو کہ یاد الہی اور نماز اور جمعہ اور جماعت فوت ہوں یا تاخیر وقت مستحب تک ہو یا اور کسی
واجب میں خلل پڑے اور اوسکے کھیلنے کی مداومت اور کثرت نہ کرے اور اوسکے سبب سے قسمیں نہ کھائے اور
لڑائی جھگڑا نہ کرے جھوٹ نہ بولے قسم نہ کھائے پہلی شرط اس واسطے کہ اگر بازی جیتنے پر ہو تو یا اردو میں جوا
ہوا اور جوا قطعی حرام ہے دوسری شرط اسلئے کہ جو چیز اللہ تعالی کی یاد اور واجبات شرعیہ سے روکتی ہے
باطل و واجبات میں خلل ڈالتی ہے وہ حرام ہے تیسری اور چوتھی شرط کی یہ وجہ کہ مداومت و کثرت میں انہماک اور مشغولیت

اہل دنے جبت ہوجائیگا غفلت یاد الٰہی اور واجبات وغیرہ سے فارغ ہوگی اور ماہ رمضان میں تشبیہ ہوتا
اور بعض یا اکثر مشغولی اس طرح پر کہ موجب امر حرام کے ہو منع ہے حاصل اس تفصیل کا یہ ہے کہ جب
شطرنج کھیلنے میں فائدہ قابل اعتبار کے سوا لہو و عبث نہ پایا اور مقتضی اباحت کا پایا گیا اور غفلت یاد الٰہی
اور سوا اوسکے جو چیزیں مانع اباحت کی ہیں اونکا نہ ہونا شرط کیا ہے تو وقت وجود مقتضی اور عدم مانع
کی اباحت ثابت ہوگی یہ تفصیل اور حاصل تفصیل ہے امام شافعی صاحب کی دلیل کا اب ایک قاعدہ
سنا چاہیے کہ حرمت اشیا کی دو طرح پر ہے عارضی اور ذاتی عارضی حرمت وہ ہے کہ کسی حلال چیز میں کسی سبب
کے عارض ہونیسے آجاوے جیسے مثلا ہوا بود اگر گوشت ذبیحہ حلال کا کہ خنثی سڑ جانے اور بو سے بدبو کے عارض
ہونیسے حرام ہوگیا ورنہ بنفسہ حلال تھا یا جیسے حرمت بیع کی اذان جمعہ کے بعد کہ بسبب قرب نماز جمعہ
کے منع ہوگئی اور ذاتی وہ ہے کہ موقوف کسی سبب اور عارضی پر نہو عین ذات پر شارع نے حکم حرمت
اور بطلان کا کیا ہو جیسے شراب انگور کی مثلا کہ وہ نشاء کرے خواہ نکرے بہرحال حرام ہے ایک قطرہ
ہو یا ایک مٹکا حرمت عارضی ایک چیز میں کبھی پائی جاتی ہو اور کبھی اوسی چیز میں نہیں پائی جاتی تابع سبب
کے ہے اگر سبب پایا جائیگا حرمت ہوگی نہیں تو نہیں یہ بات حرمت ذاتی میں نہیں ہے ذاتی میں حکم
حرمت کا شارع کی طرف سے ذات شے پر ہوتا ہے جب تک ذات باقی رہیگی حرمت اوسکو لازم ہے کبھی
وہ چیز حلال نہوگی یہ نہیں ہوسکتا کہ خمر خمر رہے اور حلال ہوجاوے یا سور کسی وجہ سے کبھی حلال ہو یہ کسی مذہب
میں مذاہب اربعہ سے کسی کے نزدیک نہیں ہوسکتا اب سمجھنا چاہیے کہ شطرنج کی حرمت قبل ثبوت ان
حدیثوں کے جو ہم نے اس رسالہ کی ابتدا میں نقل کی ہیں البتہ عارضی تھی اوس وقت اباحت شطرنج کیواسطے ایسی شرطیں
لگانا جس سے حرمت عارضی رفع ہو جیسے تذکیہ افہام وغیرہ فائدے اسکے کھیل پر مترتب کرنا تاکہ عبث نہو
مفید تھا لیکن جب حدیثیں بالخصوص شطرنج کی حرمت میں وارد ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور بعض خلفاے راشدین اور صحابہ کرام نے اوسکی بہت برائی اور شناعت بیان فرمائی حرمت اوسکی
ذاتی ہوگئی اب نفس لعب شطرنج کسی کیفیت پر ہو حرام ہے تذکیہ فہم وغیرہ بیکار ہے جو چیز حرام بعینہ ہوگئی
تذکیہ افہام کیا ایجاد افہام بھی اباحت کے لیے مفید نہیں ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں فی شرح
السنۃ واختلفوا فی اباحۃ اللعب بالشطرنج فرخص فیہ بعضہم لانہ قد یتبصر بہ فی امر الحرب بمکیدۃ العدو قلت بعض
ہذا التعلیل وما استخف ہذا التاویل مع النصوص الواردۃ فی ذمہ وعدم ثبوت فعلہ من اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی

مین ہے اختلاف کیا فقہا نے اباحت شطرنج مین پس رخصت دی اونمین بعض نے اسواسطے کہ اس کھیل
مین دانائی حاصل ہوتی ہے لڑائی مین دشمن کے مکر کیا مین اور کیا ضعیف ہے یہ دلیل اور کیا ضعیف ہے یہ دلیل سامنے
صریح صحیح حدیثون کے کہ اوسکی برائی مین وارد ہین اور باوجود ثابت ہونیکے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نقل سے جب امام شافعی کی یہ دلیل صحیح نہوئی اور اس قول اباحت پر یہی دلیل تھی تو فقط وہ
امام شافعی صاحب کا رہگیا مجمو پہلے اوسکے ثبوت مین کلام ہے کہ یہ روایت اونسے ہے یا نہین اور اگر ہے تو ضعیف
وغیر معتمد ہے یا قوی معتمد علیہ اس دلیل کے ضعف و بطلان سے معلوم ہوتا ہے کہ بر تقدیر ثبوت کے یہ کوئی
روایت ضعیف امام شافعی صاحب سے ہوگی معمول بہا شافعیہ کی نہوگی اسیواسطے بعض اساتذہ نے
باب شطرنج مین جب بعض علماے شافعیہ سے پوچھا اونھون نے اپنے مذہب مین اسکی اباحت سے انکار کیا
صاحب ہدایہ نے جو اباحت کی روایت کرنیوالون مین اسبق و اولی ہے اپنی عبارت مین اسطرف اشارہ فرمایا ہے
کہ وہو یحکی عن الشافعی کما یعنی یہ حکایت کیا گیا ہے شافعی سے وہو ما علیہ الشافعی یا وہو مذہب الشافعی یا
خلافا للشافعی نفرمایا یعنی ایسا لفظ ہو دلالت کرے اونکے مذہب ہونے پر اور بعض الناس کی ساتھ تعبیر کرنا
بھی ایسے مقام مین خالی تضعیف سے نہین بعد صاحب ہدایہ کے جن علما نے اباحت شطرنج کی نسبت امام
شافعی صاحب کیطرف کی ظاہر اشافعیہ کی کتابون کیطرف رجوع نفرمایا اور مذہب مفتی بہ اونکا اسباب
مین تحقیق نکیا فقط ظاہر عبارت ہدایہ سے حکم اباحت کا کردیا حالانکہ مفاد اوس عبارت کا فقط اتنا ہے کہ
کہ روایت اباحت کی امام شافعی سے ہے اوس سے لازم نہین آتا کہ وہ روایت اونکے یہان معتبر و معتمد علیہ
بھی ہو اگر کتب شافعیہ کیطرف رجوع کرتے اور مذہب مفتی بہ کی تحقیق فرماتے تو اباحت کی نسبت اسطرح پہ
نکرتے کہ اوس سے اونکا مذہب ہونا معلوم ہوتا جسنے اونکی کتابون کا تتبع کیا مذہب معتمد سے واقف ہوا جیسا
کہ ہمارے استاذ الاستاذ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے تتبع فرمایا اور امام غزالی سے جو علماے کبار
شافعیہ سے ہین مذہب محقق شافعیہ کا تحفہ اثنا عشریہ کے مکائد شیعہ مین نقل فرماتے ہین کید صد و چہارم
آنکہ گویند اہل سنت لعب شطرنج را جائز داشتہ اند و حالانکہ لعب لہو در شرع مذموم ست و از نصوص
قرآن مجید نکوہش آن معلوم جواب ازین طعن آنکہ حنفیہ و مالکیہ و حنابلہ قائل بحرمت لعب شطرنج اند و آثار
والدلہ بر حرمت آن روایت کنند و شافعی او قول ست در قول اول مکروہ ست بچہار شرط اول آنکہ نماز را از وقت
مختار خود تاخیر نکند و در اداے آن غفلت و ترک سنن و آداب ننماید دوم آنکہ قمار در میان نباشد سوم آنکہ

واجبات دیگر بسبب این شغل ترک کند مثل خدمت والدین و تفقد اہل و عیال و زیارت و عیادت مرضی
و اتباع جنازہا ہم آنکہ درین شغل نزاع و جدال و دروغ و قسم دروغ و دشنام بسیار نیاید ہم آنکہ آلات بصورت
بصورت حیوانات نباشند پس اگر یکی ہم ازین شروط منتفی شود و شود حرام گردد و اصرار کبیرہ
شود کذا فی الاختیار و قول دیگر موافق جمہور ہست و قد صح عن الشافعی انہ رجع الیہ نص علیہ ابو حامد الغزالی
ترجمہ عبارت کا یہ ہے کہ باب شطرنج میں امام شافعی سے دو قول ہیں پہلا قول کراہت کا یعنی کراہت تنزیہی
انکی شرطونکو ساتھ ہو اور مذکور ہو چکیں دوسرا قول حرمت کا علی الاطلاق موافق تمام علما کے اور مقرر ثابت ہوا امام
شافعی سے کہ دونوں میں سے پہلے قول اباحت سے حرمت کیطرف رجوع فرمایا یعنی اول میں بسبب شبہ علو مدارک دلیلیہ
کے مباح فرماتے تھے آخر میں بسبب قوت دلائل حرمت کے امام او مجتہد دین سے شطرنج کی حرمت کا حکم فرمایا
صاف صاف لکھا اسکو ابو حامد غزالی نے جو شافعی المذہب اور شافعیہ کے بڑے معتمد میں جانا چاہیے کہ
کراہت تنزیہی مباح خلاف اولی کو کہتے ہیں اسواسطے بعض علما کی تعبیر سے دوسرا قول امام شافعی کا مذکور ہوا
اونمیں سے کسی نے کراہت کو کراہت تنزیہی سے تعبیر کیا اور کسی نے مباح کہا اور حقیقت میں یہ ایک ہی قول ہے
کہ پہلے قول کیطرف رجوع ہے اہل بصیرت اور ارباب انصاف پر ظاہر ہے کہ بطلان دلیل در شہادت
امام غزالی سے خوب معلوم ہوا کہ امام شافعی صاحب کے نزدیک بھی شطرنج حرام ہے اور یہی شافعیہ کا مذہب
ہے بروایت اباحت کی مرجوع عنہ ہے اور یہ امام شافعی نے اس سے رجوع فرمایا اس صورت میں شافعیہ
کو بھی اوس روایت پر عمل و اعتماد نچاہیے اسلئے کہ روایت ضعیف مرجوح غیر معتمد مرجوع عنہ پر
عمل نہیں کرتے فتوی اور معتمد اور مرجوع الیہا جسپر اہل مذہب کا اتفاق سا ہوتا ہے اوسپر عمل کرتے ہیں
جب شافعیہ کو عمل و اعتماد اوس روایت پر منع ہوا تو غیر شافعی المذہب کو بدرجہ اولی منع ہوگا
اور بالفرض یہ تقدیر تنزل اگر یہ روایت قوی اور معتمد بھی ہو کسیکو اسپر عمل نچاہیے اسواسطے کہ یہ روایت
صریح سنت سے خلاف ہے اسپر عمل کرنیوالا امر خاطی ہوگا خصوصا غیر شافعی المذہب جنکے اماموں کے
نزدیک بھی اسکی حرمت ثابت ہوئی اور اونکا یہی مذہب ٹھہرا ایک مذہب کے مقلد کو کسی روایت
خلاف اپنے امام کے باوجود عدم مساعدت صریح سنت کے ہرگز عمل جائز نہیں اسطرح جب سب علما کے
نزدیک حرام ہوئی اور صریح سنت بھی اسکی موید ہے تو ان علما کا مقلد اگر کھیلیگا بہت بڑا گنہگار ہوگا
اور اگر حلال سمجھکر کھیلے گا اوس سے زیادہ مبتلا ہو و بال ہوگا باقی رہے شافعی المذہب بر تقدیر قوت

حرام ہونے مین کسی کا خلاف بھی نہین لیکن جو بعضی توہمات خاص یا غالب دین کی حرمت پر ہین اسواسطے
جدا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا جاننا چاہیئے کہ گھر مین جاندار کی صورت ہونا الازم ہے پھیلنے والے ان
صورتون کو آرزو کر کے لیتے ہین اور ہاتھون مین رکھتے اور دیکھتے ہین حالانکہ تصویر جاندار کی گھر مین رکھنا یا اوسکا بنانا
بہت بڑا گناہ ہے بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب آدمیون مین سے قیامت کے دن بہت سخت عذاب وہ شخص ہوگا جسنے نبی کو قتل کیا
یا نبی کے ہاتھ سے قتل ہوا یا اپنے باپ یا مان کو قتل کیا اور صورتین بنانے والیکو اور عالم بے عمل کو اور
صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود کی روایت سے آیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشد
الناس عذابا عند اللہ المصورون سخت تر آدمیون مین عذاب کی راہ سے اللہ کے نزدیک صورت بنانیوالے
ہین اور صحیحین مین ہے کہ کہا ابن عباس نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
جو صورت بنانیوالا ہے آگ مین ہے ہر صورت کے مقابلے مین جو اوسنے بنائی ہے ایک نفس بنایا جائیگا جو
نفس اوسکو جہنم مین عذاب کریگا ابن عباس فرماتے ہین اگر تجھے بے صورت بنائے چارہ نہو تو بنا درخت
وغیرہ کی صورت جسمین روح نہو صحیحین مین ابی طلحہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تدخل الملائکۃ
بیتا فیہ کلب ولا تصاویر نہین آتے ہین فرشتے اوس گھر مین جسمین کتا ہو اور نہ اوس گھر مین جسمین تصویرین
ہون مرقاۃ مین ہے کہ یہ فرشتے جو تصویر کے سبب سے مکانون مین نہین آتے ہین سوا نگہبانون کے
ہین اسلیے کہ نگہبان فرشتے مکلف سے جدا نہین ہوتے صحیحین مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مول لیا اونھون
نے ایک نمرقہ کہ اوسمین تصویرین تھین جب اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دروازے پر کھڑے
ہو رہے اندر تشریف نہ لائے مین نے آپکے روے مبارک سے کراہیت اور خفگی دریافت کی کہا حضرت عائشہ
نے پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا ہے آپنے
فرمایا نمرقہ کیا ہے مینے کہا کہ مول لیا ہے مین نے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانیکو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد کیا کہ مقرر اسکے بنانیوالے عذاب کیے جائینگے قیامت کے دن اور انسے کہا جائیگا جلاؤ جسکو تمنے بنایا ہے اور حضرت
نے فرمایا مقرر جس گھر مین تصویر ہوتی ہے فرشتے نہین آتے اور صحیحین مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اونھون نے
ایک چھوٹے مکان مین پردہ ڈالا اوسمین تصویرین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے پھاڑ ڈالا اور صحیح
بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے اپنے گھر مین کوئی چیز جس مین تصویر ہو مگر

تورڈالتے تھے یہ حدیثین ہمنے مشکوۃ شریف سے نقل کی ہین اسطرح کی بہت حدیثین حدیث کی کتابون
مین موجود ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تصویر گھر مین رکھنا بہت
مبغوض اور بہت برا تھا چونکہ گنجفے مین تصویر کا ہونا لازم ہے اس سبب سے گنجفہ گھر مین رکھنا یا
اوسکا کھیلنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب کا سبب ہے نعوذ باللہ من غضب رسول اللہ یہ بات اور
کسی دلیل مین نہین اگرچہ حرام ہونے مین سب برابر ہین لیکن اسمین ایک بڑا گناہ اور بھی ہے مسلمانو تم رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مین کہلاتے ہو اور اونکی شفاعت کی امید رکھتے ہو شرم نہین آتی کہ جو چیزین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت بری جانتے تھے اور مکروہ رکھتے تھے تم رات دن اوسی مین مصروف رہتے ہو
گھر مین رکھنا کیسا ہاتھ سے چھوٹتے اور پھر امید شفاعت کی رکھتے ہو اور ناحق نبی کی دوستی کا دعوی کرتے
ہو دنیا مین جس سے ذرا محبت ہو جاتی ہے اوسکے خلاف مرضی کوئی بات نہین کرتے تمکو اگر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دوستی اور محبت ہے تو گنجفہ کیون کھیلتے ہو سن چکے ہو کہ تصویرون کے سبب سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر تشریف نہ لیگئے اور غصے سے آپکا روی مبارک متغیر ہوگیا حالانکہ آپ
اونہین بہت چاہتے تھے عشق کا سا مرتبہ اونکے ساتھ رکھتے تھے جو تم تصویرین گھر مین رکھتے ہو اور ہر وقت
بے تکلف اوٹھاتے دھرتے دیکھتے بھالتے ہو تم سے کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہونگے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ خیال خام ہے دوزخ اسکا انجام ہے صحیحین مین حضرت ابو ذر غفاری کی روایت سے آیا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سباب المومن فسوق یعنی مسلمانکو گالی دینا اور برا کہنا فسق ہے
اسیطرح مسلمانون پر ہنسنا اوسکو بنانا بھی حرام ہے اسباب مین حاصل حدیث شریف کا ہم اوپر لکھ چکے ہین
یہ باتین اکثر گنجفہ کھیلنے مین ہوتی ہین کوئی جلسہ گنجفہ کھیلنے والونکا کم ہوتا ہوگا جسمین یہ باتین نہون ان
باتون سے گنجفہ کھیلنے والے اور اوسکے دیکھنے والے سبکے سب فاسق ہوجاتے ہین فاسقونکی ذلت قرآن شریف
اور احادیث مین جابجا وارد ہے طوالت کے خوف سے ہمنے ذکر نہین کی مختصر یہ ہے کہ گنجفہ کا گھر مین رکھنا اور
کھیلنا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رسول خدا کے نافرمانون کا سوا دوزخ کے کچھ بدلا نہین
صحیح بخاری مین حضرت ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت
میری داخل ہوگی بہشت مین سوا اسکے جسنے انکار کیا آپ سے پوچھا گیا انکار کسنے کیا فرمایا جسنے میری
فرمانبرداری کی وہ داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی اوسنے انکار کیا دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی

لیکن ان سے توبہ کرنا اوس واسطے کہ اسلام اسیکا نام ہے کہ اپنی خواہش کو حکم دین کے تابع کرے حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه
تبعا لما جئت به یعنی کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا یہان تک کہ خواہش اوسکی تابع ہووے احکام کے جو
مین لایا ہون اسلیے ضرور ہے کہ اپنے نفس کے حکم کو نہ مانو رسول خدا کے حکم کو مانو اگر گنجفہ اور سب گناہون سے
توبہ کرو ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے مسلمانو پچھلے گناہون سے پاک ہو یہ خیال نکرو کہ آج نہین تو کل توبہ کر لینگے
جلدی کیا ہے پھر دیکھ لینگے زندگی کا اعتبار نہین بھلے چنگے آن کی آن مین مرجاتے ہین بات کرنی بھی فرصت
نہین ملتی اور اگر بالفرض بیماری کی اور توفیق توبہ کی بھی ہوئی جب وقت آگیا نہین اوسکا اوسوقت کی توبہ مقبول نہین
رہا یہ تھا اگر کچھ حصہ باقی نہین اللہ تعالی فرماتا ہے انما التوبة علی اللہ للذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب
فاولئک یتوب اللہ علیهم وکان اللہ علیما حکیما ولیست التوبة للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدهم
الموت قال انی تبت الآن ولا الذین یموتون وهم کفار اولئک اعتدنا لهم عذابا الیما توبہ قبول کرنا اللہ کو ضرور
اونکے لیے ہے جو برائی کرتے ہین نادانی سے پھر توبہ کرتے ہین شتاب تو اونکو معاف کرتا ہے اللہ اور
اللہ سب جانتا ہے حکمت والا اور اونکی توبہ مقبول نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام یہانتک کہ جب
پہونچی انمین سے کسیکو موت کہنے لگا مینے توبہ کی اب اور نہ اونکی توبہ مقبول ہے جو مرتے ہین کفر مین انکو
واسطے ہمنے طیار کیا ہے عذاب دکھ دینے والا یعنی جب موت سامنے آ پہونچی اور آثار نظر آنے لگے توبہ
قبول نہین اور اس سے پہلے توبہ مسلمان کی قبول ہے اور کافر کی توبہ گناہ سے مقبول نہین جب تک
مسلمان نہو اسواسطے مسلمانون کو ضرور ہے کہ فوراً توبہ کرین ہرگز دیر نہ لگاوین موت کا وقت کوئی جانتا
نہین جب آن پڑتی ہے کوئی ٹالتا نہین بوڑھا یا جوانی بچپن سب برابر ہے موت کو ناگہ سمجھنا اسطرح
سے بہشت غافل مشو ای شاہ یاد در دو عدم باش + ہر دم دم آخر شمر و حاضر وقت باش + فرما اللہ تعالی
نے توبہ کے باب مین فرمایا ہے کہ اللہ سب جانتا ہے یعنی توبہ کرنیوالے کا اخلاص اور بغیر اخلاص خوب
جانتا ہے اگر توبہ اخلاص سے ہو مقبول ہو توبہ کے یہ معنی ہین کہ گناہ سے پشیمان اور نادم ہو اور پھر کبھی نکرنے
کا پکا ارادہ ہو اگر خالص نیت سے ہو مقبول ہو گناہ بالکل مٹ جاینگے گویا کبھی کیے تھے اور اگر آج کل
کرتے کرتے مرگئے توبہ نکی تو بہت بڑا عذاب ہوگا اللہ تعالی نے کافرون کے عذاب کے ساتھ ایسے
لوگون کا عذاب بیان فرمایا ہے خدا بچاوے گنجفے شطرنج اور سب گناہون سے مسلمانو نکو توبہ کی توفیق

وسے ہی خواہ تصویر شطرنج و گنجفہ کھیلنے والونکو دیکھا تو نہ خود تو اونپر انکار کرتے ہین جو لوگ نہین کھیلتے اونکو بھی
اپنے رنگ مین رنگتے ہین یعنے ہنسی مسخری سے سمجھاتے مین بیٹھے سیکھے ہوون کو حقیر کہتے ہین ماں باپ بڑے
بوڑھون کو چاہیے کہ ایسے گناہون سے منع کرین لڑکون اور اپنے چھوٹونکو گنجفہ شطرنج کھیلنے سے روکین ورنہ اور زیادہ
کرتے مین کوئی گنجفہ مول لے دیتا ہے کوئی بیٹے کو کھیلنے کی نصیحت کرتا ہے کوئی کھیلتے دیکھکر منع نہین کرتا ہے
حالانکہ ایسے لوگون کا قیامت مین برا حال ہوگا جو کھیلین یا نہ کھیلین کھیلنے سے زیادہ وبال ہوگا اسلیے کچھ بیان
ایسے لوگون کا بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوا اچھی بات بتانیکا ثواب اسکا ضمیمہ کرکے خاتمہ کو دو ارشاد پر
مرتب کیا پہلا ارشاد بری بات کے بتانے اور اوسکے شریک ہونے اور باوجود قدرت کے اوسے نہ روکنے
کے بیان مین جاننا چاہیے کہ جسطرح حرام اور ممنوع کام کرنے مین گناہ ہوتا ہے ایساہی گناہ کرنیوالون کے جلسے مین اپنی
خوشی سے بیٹھنا اور اون کے شریک ہونیسے بھی گناہ ہوتا ہے اور جسطرح اچھے کام بتانا اور برے کامون سے
سکھلانا مسلمانون کی صفت ہے اور ہر مسلمان پر بقدر اوسکی قدرت اور مرتبہ کے واجب ہے ایساہی اچھے کام سے
روکنا اور برے کام بتانا منافقون اور کافرون کی صفت ہے کہ مسلمانون پر حرام ہے جس کسی کو قدرت منع
کرنیکی ہو اور منع نکرے وہ بڑا گنہگار ہے اللہ تعالی فرماتا ہے المنافقون والمنافقات بعضهم من بعض يأمرون
بالمنكر وينهون عن المعروف ويقبضون ايديهم نسوا الله فنسيهم ان المنافقين هم الفاسقون وعد الله المنافقين
والمنافقات والكفار نار جهنم خالدين فيها هي حسبهم ولعنهم الله ولهم عذاب مقيم منافق مرد اور عورتین
سب کی ایک چال ہے سکھاتین بات بری اور چھڑاوین بھلے کام سے اور بند رکھین اپنی مٹھی بھول
گئے ہین اللہ کو سو وہ بھول گیا اونکو تحقیق منافق وہی ہین بے حکم وعدہ دیا اللہ نے منافق مرد
اور عورتون کو اور منکرون کو دوزخ کی آگ کا پڑے رہین اوسمین وہی بس ہے اونکو اور اللہ نے اونکو
پھٹکارا اور اونکو ہے عذاب برقرار دیکھو اللہ تعالی نے بری بات بتانا اور اچھے کام چھوڑانا منافقون
کی صفت مین بیان کرکے کیسا وعدہ سخت عذاب کا فرمایا کہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور اللہ نے
اون پر لعنت کی پھر ایسی صفتون کو جو کوئی اختیار کریگا اوسکو بہت بڑا عذاب ہوگا صحیح مسلم مین حضرت
ابی ہریرہ کی روایت سے آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من دعا الی ضلالة كان عليه من
الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم جو شخص بلاوے کسیکو طرف گمراہی کے ہوگا اوسپر گناہ ویسے
گناہون کے برابر جو پیروی کرینگے اوسکے گناہ پیروی کرنیوالون کے گناہون سے کچھ گھٹنا نہ پیروی

نشست ہے کہ ظالم گنہگاروں کے ساتھ تفسیر احمدی میں لکھا ہے کہ القوم الظالمین شامل ہے بدعتی اور فاسق
اور کافر کو اور بیٹھنا سب کے ساتھ منع ہے ہدایہ کی کتاب الکراہیۃ میں لکھا ہے کہ اگر ولیمہ یا اور کھانے کی دعوت
کیجاوے اور وہاں کچھ کھیل یا گانا بجانا ہوتا ہو اگر وہاں پہونچنے سے پہلے معلوم ہو گیا تو وہاں ہرگز نجاوے
اور اگر پہونچنے کے بعد معلوم ہوا و کھیل اور گانا دسترخوان کے نزدیک ہو نہ بیٹھے اگرچہ وہ شخص عامی ہو
اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین اور اگر کھیل وغیرہ دسترخوان سے دور ہے
عامی کو بیٹھ جانے میں مضایقہ نہیں اسلیے کہ دعوت سنت ہے اور وہاں کے پہونچنے سے حق دعوت کا لازم ہو گیا
اور ایسے شخص کو جسکی لوگ پیروی کرتے ہوں اور وہ اونہیں منع نہیں کر سکتا بیٹھنا درست نہیں اسلیے
کہ اس میں دین کا عیب ہے اور درست نامیوں کی سند ہو گی یہ سب بطور حاصل کے ہدایہ سے نقل کیا ہے
اسیطرح عالمگیری اور در مختار میں ہے پس علما کو لازم ہے کہ جہاں گنجفہ شطرنج چوسر وغیرہ ہوتا ہو اگر منع کر سکتے
ہوں منع کریں نہیں ہرگز نہ بیٹھیں اور جن لوگوں کو قدرت منع کرنیکی ہو اور منع نہیں کرینگے اون پر بھی عذاب ہوگا
آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی مرنے سے پہلے ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک
ان یعمہم اللہ بعقابہ مقرر آدمی جب دیکھیں کوئی بات خلاف شرع کے پھر اوسے بدل نہ دیں قریب ہے کہ اللہ عام
کرے اون پر عذاب اپنا یعنی جو شخص بری کام کرنیکو دیکھے اور اوسے باوجود قدرت کے نہ روکے تو دیکھنے والے
اور کرنیوالے دونوں عذاب خدا میں مبتلا ہونگے اور ابو داود کی روایت میں آیا ہے ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی
ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب نہیں کوئی قوم کہ گناہ کیے جاتے
ہیں اوس قوم میں پھر وہ قدرت رکھتی ہیں اون گناہوں کے بدلنے کی اور بدلتے نہیں قریب ہے کہ شامل ہو اونکو
عذاب اللہ کا یعنی جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور باوجود طاقت اور قدرت کے قوم والے اون کاموں سے
منع نکریں تو سبکو عذاب ہوگا کرنیوالوں کو اس سبب سے کہ خود گناہ کرتے تھے اور دیکھنے والونکو اس سبب سے کہ گناہ
دیکھا باوجود قدرت کے منع نکیا یہ ایک خود بڑا گناہ ہے اسکے ارتکاب کے سبب سے اونپر بھی عذاب ہوگا اور
یہ حکم ہر گروہ پر ہے کوئی قوم ہو مشکوۃ شریف میں شرح السنہ سے عدی بن عدی کندی کی روایت سے نقل
کیا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین
ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ

یعنی تحقیق اللہ تعالی تمام قوم کو بعضون کے برے کامون کے سبب عذاب نہین کرتا یہانتک کہ دیکھیں
برے کام اپنے سامنے اور قادر ہون منع کرنے پر اور منع نکرین پھر جب قوم والے نکرین عذاب کرتا ہے اللہ تمام
قوم کو اور ان بعضون کو بھی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ جریر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا
اصابہم اللہ منہ بعقاب قبل ان یموتوا یعنی جو کوئی آدمی گناہ کرتا ہے کسی قوم مین اور قوم والے قادر ہین اسپر
کہ اوسکو گناہ کرنے سے روکین اور نہین روکتے ہین تو پہونچاویگا اللہ اوسکے سبب سے اون سبکو عذاب
مرنے سے پہلے یعنی اوس گناہ کے نہ روکنے کے سبب سے سب قوم پر دنیا مین عذاب ہوگا مسلمانو دیکھو
کہ فقط ایک شخص کے سبب سے تمام قوم پر عذاب ہوگا بری بات سے منع نکرنا ایسا بڑا گناہ ہے ہر مسلمان پر
لازم ہے کہ اپنی قدرت اور طاقت کے موافق ہرگز برے کام سے روکنے مین قصور نکرے نہین تو بہت بڑے
عذاب مین مبتلا ہوگا شطرنج اور گنجفہ کھیلنے والونکو اگر صاف صاف منع کرسکتا ہو ضرور منع کرے اور اگر صاف
صاف بالکل نروک سکتا ہو جہانتک ہوسکے روکے مثلا اگر کسیکے گھر مین کھیلتے ہون تو وہ اپنے مکان مین کھیلنے
نہ دے کیونکہ اسوجہ سے کچھ کمی تو ضرور ہوگی خصوصا اوسوقت کہ اونکا کھیلنا اوسیکے مکان پر موقوف ہو ایسی صورت مین
روکنا اوس پر واجب ہے بہت ضرور ہے اور اگر کہہ سکتا ہو یعنی اوس سے کچھ خوف جان مال اور آبرو کا نہو تو
ضرور کہے نہین تو اسپر مضمون حدیث شریف کے موافق بہت بڑا عذاب دنیا و آخرت مین ہوگا اور اگر کچھ خوف
نقصان کا نہین فقط اوسکی مروت و لحاظ سے نہین روکتا تو بہت بڑا گنہگار ہوگا آدمی کی مروت کیواسطے
اللہ تعالی کا لحاظ چھوڑنا کیا حماقت کی بات ہے اور ایسا ہی اگر جانتا ہو کہ دو کھیلنے والون سے ایک میرے
کہنے سے رک جاویگا اور جب ایک نہ کھیلیگا تو دوسرا بھی باز رہیگا تو اوسوقت خواہ ہمیشہ ایسی صورت مین اوس
ایک کو ضرور منع کرے اگر نہ کریگا تو دونون کھیلنے والونکی برابر اوسکو گناہ ہوگا حاصل یہ ہے کہ گنجفہ شطرنج کے کھیلنے
پر اگر اعانت کریگا یا باوجود قدرت کے انہین نہ روکیگا تو بہت گنہگار ہوگا جو صورت اعانت یا قدرت
کی ہے اون سبکو یہ حکم شامل ہے جیسے گھر مین گنجفہ کھیلا جاتا ہے اور گھر والے منع کرسکتے ہین اور پھر بھی منع
نہین کرتے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہانکے لوگون پر عذاب سخت نازل ہوگا دوسرے
سبب ایک یہ کہ اونکی تصویرین جاندار کی ہوتی ہین اس سبب سے رحمت کے فرشتے نہین آتے فرشتون کے نہ آنے سے
برکت کم ہوجاتی ہے رحمت خدا کی نہین ہوتی یہی باعث عذاب کا ہے اور دوسری وجہ یہ کہ دیکھنے والے قدرت

رکھا منع نہیں کرتے ایسی صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف وعدہ عذاب کا ارشاد
کیا ہے جیسا گنجفہ اور شطرنج وغیرہ کے کھیلنے میں نظر دوسرا سبب تحقیق ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے کھیلوں
سے بچیں ہرگز کھیلنے نہیں کہ شطرنج عذاب آخرت کے دنیا کی بربادی کا باعث ہوتی ہے جیسا کہ گنجفہ کھیلنا
اور کل عذاب ہو تو ثواب ہوگا اسلئے کہ احادیث میں وعدہ ہے پہلے عذاب آنیکا وعدہ ہوا ہے یعنی دنیا میں بھی
نہ کبھی خواہ مخواہ عذاب میں مبتلا ہوں گر اللہ تعالی اپنی عنایت سے سب مسلمانوں کو بچالے دوسرا ارشاد
اچھی بات بتانے اور بری بات سے روکنے کے ثواب میں جاننا چاہیے کہ اچھی بات
بتانا اور بری بات سے روکنا خدا اور رسول خدا کو بہت پسند ہے اسکی بزرگیاں اور ثواب کثرت سے
قرآن شریف میں وارد ہیں دین میں اسکے ثواب درجہ کی برابر علم ہے بیان ہیں اور بہت فضیلت کی
وجہ یہ ہے کہ بقا دین اسلام کی اسی پر موقوف ہے اگر اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا اس امت مرحومہ
میں شائع نہ ہوتا اب تک دین اسلام برہم ہو جاتا باقی نہ رہتا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے
ہمارے وقت تک ہر قرن ہر عصر میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بری باتوں سے
روکتے ہیں پہلا قرن صحابہ کرام کا بعد اسکے زمانہ تابعین کا رضی اللہ عنہم اجمعین سبحان اللہ ان قرنوں کو
کیا اچھا جنکے بہتری کی شہادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان بزرگوں کی عادتوں میں تھا کہ اگر
بری بات کسی کی دیکھتے بے تکلف اوسکو روکتے بیان ہے کہ اگر خلیفہ وقت سے بھی کوئی بات کوئی شخص موافق
اپنی سمجھ کے اچھی نہ دیکھتا سب کے سامنے بغیر لحاظ کے صاف صاف کہہ دیتا اور جل شانہ کا لحاظ چاہیے اور
کسی کا کیا لحاظ اسیطرح مجتہدین کے وقت میں اور بعد اونکے ہر عصر میں ہمارے زمانہ تک ہمیشہ بری باتوں کو روکتے
رہے اور اچھے کام بتاتے رہے زبانی بھی ہدایت کی اور کتابیں بھی تصنیف کرکے خوب پھیلائیں اسی سبب
سے دین اسلام ہم تک پہونچا مخالفوں اور مفسدوں کے خلاف اور فساد سے کچھ نقصان نہوا اللہ تعالی
نے قرآن شریف میں بہت جگہ مسلمانوں کی صفت میں اچھی بات بتانا اور بری بات سے روکنا
فرمایا ہے المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر ایمان والے
مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں کہ حکم کرتے ہیں نیک بات کا اور منع کرتے ہیں بری بات سے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعریف میں فرمایا الذین ان مکنّاہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ
واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم اون کو مقدور دیں ملک میں

کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برے سے اور حضرت لقمان کی
نصیحتوں میں بیان فرماتا ہے وامر بالمعروف وانہ عن المنکر اور سکھا بھلی بات اور منع کر بری بات سے غرض
اور بھی کئی جگہ آیا ہے بنظر اختصار کے اور آیتیں ذکر نہیں کیں حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک
بری بات سے روکنا اور اچھی بات بتانا بہت محمود صفت ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اچھی بات بتانیوالے کے لیے بہت کچھ ثواب بیان فرمایا ہے مسلم نے ابن مسعود انصاری سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ جس شخص کی نیک بات بتانے
سے کوئی شخص وہ کام کرے تو اسکو کرنیوالے کے برابر ثواب ہے اور مسلم نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا جو شخص بتاوے
کسیکو طرف ہدایت کے اور اسکو طاعت کرنیوالوں کی برابر ثواب ہوگا اسکا اجر اونکے اجروں سے کچھ کم نہیں
ہوتا یعنی جب تک اسکے نیک کام بتانیکا سلسلہ جاری رہیگا اسکو بھی برابر نیک کام کرنیوالوں کے ثواب ہوتا
رہیگا قیامت تک جسطرح برے کام بتانیمیں ہمیشہ کرنیوالوں کی برابر گناہ ہوتا رہتا ہے روز بروز بڑھتا
جاتا ہے گھٹتا نہیں اسیطرح نیک بات بتانے میں ہمیشہ قیامت تک کرنیوالوں کی برابر ثواب ہوتا رہتا ہے
روز بروز ترقی رہتی ہے کمی نہیں ہوتی ہے یہی سبب ہے عالموں کی بہت بزرگی اور فضیلت کا جو حدیث ترمذی اور دارمی
میں آیا ہے کہ عالم کی بزرگی عابد پر ایسی ہے جیسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بزرگی ایک امتی پر یہ
فقط اسی سبب سے ہے کہ علما دین کی باتیں بتاتے ہیں اچھے کاموں کا رواج دیتے ہیں بری کاموں سے روکتے
ہیں انکے سبب سے ترقی دین کی ہے اور انکی نیکیاں قیامت تک ہوتی رہیں گی اور عابد فقط اپنی ذات کے
لیے عبادت کرتے ہیں جب تک جیتے رہیں ترمذی میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے والذی نفسی بیدہ لتامرون بالمعروف ولتنہون عن المنکر او لیوشکن اللہ ان یبعث
علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعونہ فلا یستجاب لکم قسم اوس کی جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
البتہ تم حکم کروگے اچھے کام کا اور البتہ روکو گے تم برے کام سے یا البتہ نزدیک ہے کہ اللہ مقرر کرے گا بھیجنا
عذاب اپنی طرف سے پھر تم دعا مانگو گے اور قبول نہ کیجائیگی یعنی مقرر دو باتوں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو
اچھی بات بتانا اور بری باتوں سے روکنا تمہاری طرف سے یا عذاب کا نازل ہونا خدا کی طرف سے اور پھر
دعاؤں کا مقبول نہ ہونا اسیطرح کی تاکید شدید احادیث میں بہت وارد ہے ہمیں اختصار مدنظر ہے اسواسطے

بہت حدیثین ذکر نہین کین جو لوگ ذی مقدار ہین اون سے کیونکر منا ہی کا انا بت کرتا ہو فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
کہ اچھی بات بتانے اور بری سے روکنے مین چاہیے کہ پہلے نرمی اور لطف سے کہے اگر نمانے تو پھر درشتی
اور سختی سے کہے اسپر بھی نمانے تو ہاتھ سے منع کرے شراب ہو تو گرادے اور بجانے کی چیزین ہون تو
توڑ ڈالے یہ عالمگیری مین ہے اسیطرح گنجفہ وغیرہ ہو تو اوسکو جلا دے یا پانی مین ڈبو دے یہ اوس صورت مین ہے کہ جب قدرت
رکھتا ہو اور غالب راے سے جانتا ہو کہ میرا کہنا مان لینگے اور بری بات سے باز رہینگے نرمی سے
یا سختی سے یا ہاتھ سے اور اس صورت مین نیک بات بتانا اور بری بات سے روکنا بھی واجب ہے اسکا
ترک جائز نہین اور اگر یہ جانے کہ میرے کہنے سے نمانینگے اور مجھے مارینگے اور گالی دینگے تو نہ بتانا
اچھا ہے اور اگر جانتا ہے میرے کہنے سے نمانینگے لیکن گالی بھی نہ دینگے اور مارینگے بھی نہین تو
مختار ہے لیکن بتانا افضل ہے یہ تینون مسئلے عالمگیری مین ہین ہمارے وقت مین بسبب کثرت فسق و
فجور کے اکثر کمینے والدین کا کہنا کم مانتے ہین جب تک جوان نہین ہوتے البتہ فرمانبردار رہتے ہین اور جہان
جوان ہوے اکثر شقی بدبخت والدین کی فرمانبرداری نہین کرتے ہین مگر بعضی سعید ازلی ہمیشہ غلامی مین حاضر
رہتے ہین تو اگر کسیکا بیٹا شطرنج و گنجفہ کھیلنے مین مبتلا ہو اگر لڑکا ہے اوسے گھڑک کر باز کرے عادت چھڑاوے
اسواسطے کہ باوجود قدرت کے اچھی بات بتانا اور بری چیز سے روکنا واجب ہے اور لڑکے پر باپکو مارنیکی قدرت
ہوتی ہے اور اسواسطے کہ باپ پر بیٹے کی تعلیم امور دین کی اور تادیب اور تربیت واجب ہے حدیث شریف مین معاذ
بن جبل کی روایت سے آیا ہے لاترفع عنہم عصاک ادبا واخفہم نہ اوٹھا تو اونسے لاٹھی اپنی ازروے ادب کے
اور ڈرا تو اونکو یعنی لڑکون کو ادب سکھانے اور اچھی بات بتانے کے لیے مارتا اور ڈراتا رہ جو شخص اپنے
لڑکے کو گنجفہ وغیرہ کے کھیلنے سے باز نرکھیگا اوسپر دو طرح کا گناہ ہوگا اسلیے کہ اوسنے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دو حکمون کی مخالفت کی اور اگر جوان فرمانبردار ہے تو اوس سے چھڑانا آسان ہے منع کرنے سے
چھوڑ دیگا اور اگر نافرمان پذیر ہے اور باپ کو یہ خوف ہے کہ اگر منع کرونگا تو نمانیگا ایسی صورت مین بالکل
بیٹھ نرہے یون کہے بیٹا اگر فلانا کام کرو تو خوب ہو یا فلانا کام نکرو تو خوب ہو صاف صاف حکم نکرے
کہ اگر انکار کریگا تو اوسکو عذاب نافرمانی کا ہوگا یہ مسئلہ عالمگیری مین ہے بری بات سے روکنے کی تین
صورتین ہین ہاتھ سے روکے یا مارے پیتے شراب ہو تو گرادے بجانیکے آلات ہون توڑ ڈالے اسیطرح
شطرنج گنجفہ وغیرہ جلا دے اگر یہ نہو سکے تو زبان سے منع کرے پہلے نرمی سے پھر درشتی اور سختی سے اور اگر یہ بھی

مجالہ یادیہ

نہو سکے بسبب خوف جان یا مال آبرو کے یا بسبب خوف لڑائی جھگڑے کے تو دل سے اوس کام کو اور
اوسکے کرنیوالون کو برا سمجھے صحیح مسلم مین ابی سعید خدری رض سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان یعنی جو شخص
تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع دیکھے پس چاہیے کہ اوسکو بدل دیوے اوسکو اپنے ہاتھ سے پس اگر قادر نہو تو زبان سے
بدل دیوے پس اگر قادر نہو تو اپنے دل سے بدلے اور یہ بہت سست ایمان ہے یعنی خلاف شرع بات جب
دیکھے اگر ہو سکے اوسکو مٹا دیوے ہاتھ سے یعنی اون چیزون کو توڑ ڈالے اور کرنیوالے اگر نہ مانین اونھین مار
اور اگر یہ نہو سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو دل سے بدلے یعنی دل سے اوس کام کو اور
کرنیوالون کو برا سمجھے تو معنی بدلنا ہو جائیگا کہ اون کے ظاہر حال ارتکاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اچھا سمجھتے
ہون گو جب یہ برا سمجھا تغیر ہو گیا اور یہ جو فرمایا کہ یہ بہت سست ایمان ہے اسکے یہ معنی کہ فقط دل سے
برا سمجھنا ہاتھ سے زبان سے نہ روکنا ایمان کے مرتبون مین بہت ضعیف مرتبہ ہے یا وہ شخص خود ضعیف الایمان
ہے اگر اوسکا ایمان قوی ہوتا ہاتھ سے زبان سے روکتا یا وہ زمانہ ایمان کا بہت سست ہے اسلیے کہ اگر
اوسوقت کے لوگون کا ایمان قوی ہوتا تو ہاتھ سے زبان سے بدلنے مین قصور نہوتا علما اس حدیث کے اسکے
کئی معنی فرماتے ہین مشکوۃ شریف مین صحیح مسلم سے ابن مسعود رض کی حدیث مرفوع نقل کی ہے اوسمین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فمن جاہدہم بیدہ فہو مومن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مومن ومن جاہدہم
بقلبہ فہو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل یعنی پس اون خلاف شرع کام کرنے والون کے
ساتھ جو کوئی ہاتھ سے جہاد اور کوشش گناہ کے دفع کرنے مین کرے تو وہ مومن ہے اور جو کوئی اون سے
زبان سے جہاد اور کوشش کرے یعنی اوسوقت مین کہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہو تو وہ مومن ہے اور
جو کوئی دل سے جہاد کرے یعنی اوس کام کو اور اون کو بہت برا ذلیل و حقیر و مکروہ سمجھے تو وہ مومن ہے اور
نہین ہے سوا اسکے ایمان رائی کے دانے برابر یعنی اگر برا بھی نہ سمجھے تو گویا اوس شخص کو ایمان نہین جو
کوئی مسلمان کہین گناہ کرنیوالون مین پھنس جاوے اگر طاقت روکنے اور زبانی منع کرنے کی نرکھتا ہو
تو اوسکو بہت برا سمجھے نہین تو بڑا گنہگار ہوگا ایسے شخص کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اوسے رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہین مسلمانو جہان کہین شطرنج گنجفہ وغیرہ کوئی گناہ ہوتا ہو
وہان ہرگز نہ بیٹھنا اور اگر اتفاق سے کہین پھنس گئے تو اوس کھیل اور کھیلنے والون کو بہت برا سمجھنا اسمین

اللہ کے عذاب سے بچاؤ چاہتے ہیں تو بہت سخت پکڑے جاوینگے مرقاۃ میں لکھا ہے کہ فرض و واجب کا بتانا
اور حرام چیز سے روکنا واجب ہے بقدر قدرت کے اور مستحب کا بتانا مکروہ سے روکنا مستحب ہے تو
گنجفے شطرنج وغیرہ کی حرمت ثابت ہو چکی ہے اس سے روکنا بھی ہر مسلمان کو بقدر مقدور واجب ہے
شکر خدا کہ یہ رسالہ تمام ہوا جسطرح چاہا تھا انجام ہوا خداے منعام مقبول انام فرماوے اور ان
اسلام پر اسکا نفع عام فرماوے دار کفر و شرمین یعنی شہر الور میں اس حقیر کثیر کا مجموعہ جز و قلیل سے انجام
ہو خدا کی عنایت سے پرسون شروع کیا تھا آج تمام ہوا فللہ الحمد فی الآخرۃ و الاولی و سلام
علی عبادہ الذین اصطفی اب آگے تاریخ اختتام ہے اسی پر ختم کلام ہے

## قطعۂ تاریخ

| | |
|---|---|
| خدای جہان را ہزاران سپاس | کہ از فضل او نامہ ام شد تمام |
| رقم کردم از بہر تاریخ سال | زمین باد این خیمہ جاری مدام |

## خاتمۃ الطبع

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ اگرچہ اکثر علما نے اکثر مباحث میں جا بجا رسائل تحریر کیے ہیں
از انجملہ بہت سے حلیۂ طبع میں بھی آئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی رسالہ علیحدہ لہو و لعب کی تحریم میں
نظر سے نہیں گذرا تھا بنا بر علیہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب مولوی حافظ سید محمد عبد الصمد
صاحب بلگرامی دام ظلہ السامی نے یہ رسالہ عجالۂ ہادیہ کہ جس میں حرمت کھیلنے شطرنج و گنجفہ
کی صراحتًا اور جمیع لہو و لعب کی ضمنًا بادلۂ واضحہ مخزن تسطیر میں مکنون ہے تالیف فرمایا اور بفضلہ تعالی
مطبع مشہور زمانہ یکتاے دوران جناب منشی نولکشور صاحب واقع کانپور میں [illegible] ماہ جولائی [illegible]
مطابق ماہ شوال المعظم سنہ ۱۳۰۳ ہجری میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا اللہ تعالی سب بھائی
مسلمانوں کو توفیق خیر کی دے کہ جمیع لہو و لعب کی باتوں سے اجتناب کریں آمین یا رب العالمین
کتبہ وزیر خان فقط